عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۷ تا ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۴۰

قربانی کے مسائل

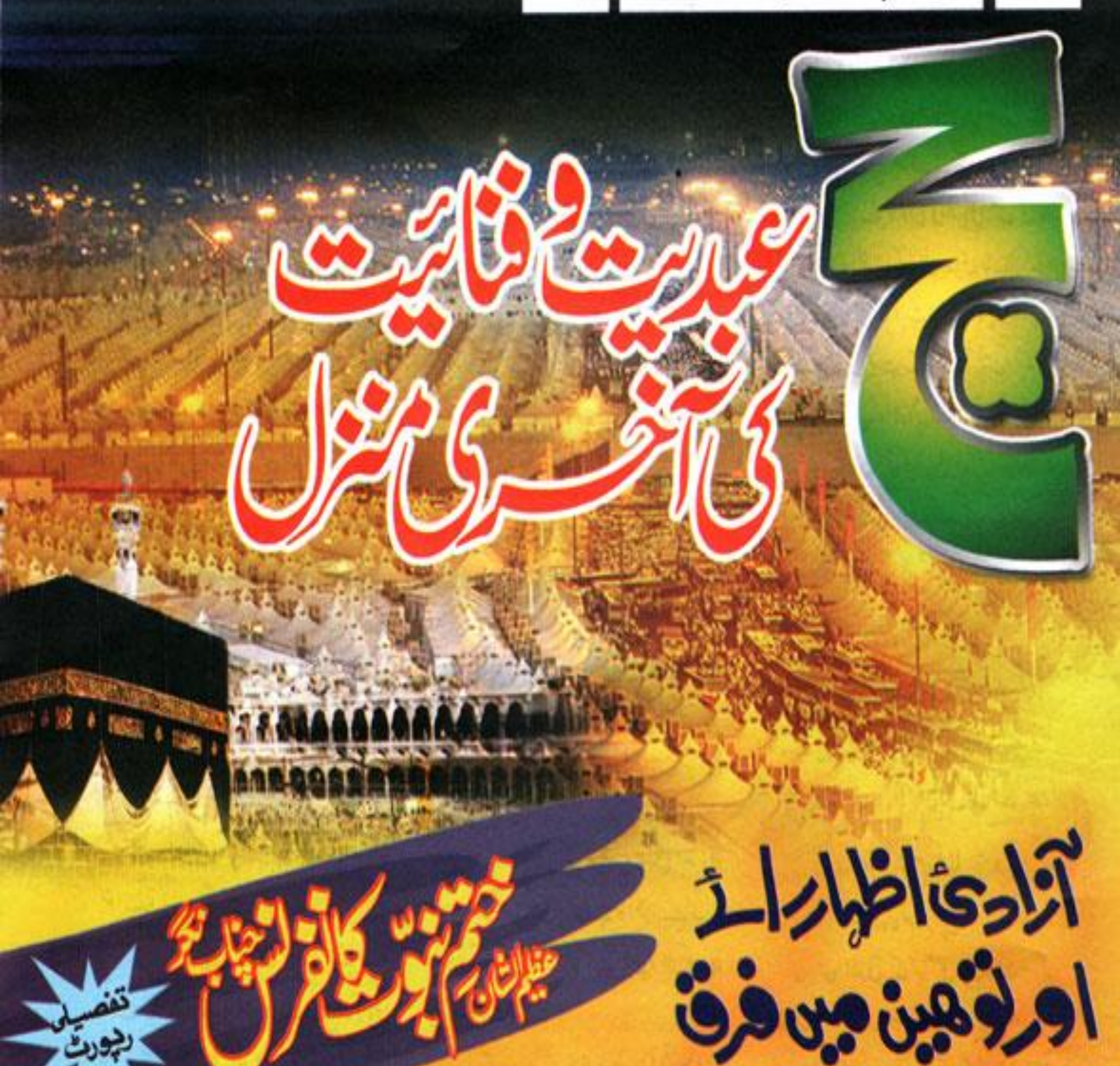

حج عبدیت و فنائیت کی آخری منزل

آزادیٔ اظہار رائے اور توہین میں فرق

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

تفصیلی رپورٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

تکبیراتِ تشریق

ابو حافظ محمد ہارون جالندھری، کراچی

س:...... ایامِ تشریق کب سے کب تک ہیں؟ کیا گھروں میں نماز پڑھنے والی خواتین پر بھی تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے؟

ج:...... ایامِ تشریق میں ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنا واجب ہے، مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔ ایامِ تشریق ۹رذوالحجہ سے لے کر ۱۳رذوالحجہ تک ہیں۔ ۹رذوالحجہ کی فجر کی نماز سے تکبیر تشریق شروع کی جائے گی اور ۱۳رذوالحجہ کی عصر کی نماز تک پڑھنے کے بعد روک دی جائے گی۔ تکبیر تشریق یہ ہے: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد۔“

عشرۂ ذوالحجہ میں بال اور ناخنوں کا کاٹنا

س:...... سنا ہے کہ یکم ذوالحجہ سے عید تک ناخن اور بال نہیں کٹوانے چاہئیں، اگر کوئی کٹوالے تو کیا اسے گناہ ہوگا؟

ج:...... قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ یکم ذوالحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے، لیکن اگر کوئی کاٹ لیتا ہے تو گناہ نہیں ہوگا بلکہ ثواب سے محرومی ہوگی۔ اس لئے بہتر ہے کہ یکم ذوالحجہ سے پہلے پہلے ناخن اور بال وغیرہ کاٹ لئے جائیں اور اس کے بعد احتیاط کی جائے تاکہ فضیلت اور ثواب حاصل ہوجائے۔

نمازِ عید میں مسبوق کیلئے حکم

س:...... نمازِ عید میں اگر امام صاحب دوسری رکعت کے رکوع میں چلے جائیں، اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ شامل ہو تو وہ کس طرح اپنی نماز پوری کرے گا؟

ج:...... ایک تکبیر کہہ کر رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہوجائے اور بجائے رکوع کی تسبیح کے تکبیر تین مرتبہ کہہ لے اور جب امام سلام پھیر دے تو یہ کھڑا ہوکر ثنا پڑھے، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے پھر تلاوت کرکے اپنی نماز پوری کرلے۔

قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف

س:...... بعض رفاعی ادارے عیدالاضحی کے موقع پر قربانی کی کھالیں جمع کرتے ہیں، کیا ان اداروں کو قربانی کی کھالیں دینا جائز ہے؟

ج:...... قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف فقراء و مساکین ہیں، اگر آپ کو اعتماد ہے کہ یہ ادارے مستحقین تک پہنچادیتے ہیں تو ان کو دینا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

س:...... بعض ادارے زبردستی قربانی کی کھال لے جاتے ہیں اور اس کا صحیح مصرف نہیں کرتے، کیا اس طرح قربانی کرنے والوں کی قربانی میں کوئی نقص تو نہیں رہتا؟ یعنی ان کی قربانی قبول ہوجائے گی؟

ج:...... زبردستی قربانی کی کھال لے جانے والے اس کو صحیح مصرف میں نہیں لاتے، اس طرح قربانی کرنے والوں کی قربانی میں کمی رہ جائے گی، اس لئے ان کو کھال نہ دی جائے اگر وہ زبردستی لے جائیں تو آپ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کھال کی قیمت کے بقدر مستحقین کو نقد رقم دے دیں تاکہ آپ کو اجر و ثواب مکمل قربانی کا ملے اور جو آپ سے زبردستی کھال لی گئی اس زیادتی کا اجر اور بدلہ اللہ تعالیٰ علیحدہ عطا فرمائیں گے۔

دھوتی میں نماز

آصف غوری، کراچی

س:...... میرے نانا دھوتی (لنگی) پہن کر نماز ادا کرتے ہیں۔ کیا دھوتی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج:...... جی ہاں جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔

اسریٰ نام رکھنا

سدرہ عالم، کراچی

س: اسریٰ کے کیا معنی ہیں، یہ نام رکھ سکتے ہیں؟

ج: سیر کرانے کے معنی میں ہے، یہ نام نہ رکھا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ ۷تا۱۵؍ذوالحجہ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳تا۳۱؍اکتوبر۲۰۱۲ء شمارہ:۴۰

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حج.... عبدیت وفنائیت کی آخری منزل	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
حج بیت اللہ!.... اسلام کا ایک اہم فریضہ	۸	مولانا محمد زکریا مدنی
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۱۰	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
آزادیٔ اظہار رائے اور توہین میں فرق	۱۷	مولانا محمد حنیف جالندھری
ایک فرانسیسی گلوکارہ کا قبول اسلام	۱۹	جناب خالد محمود
دعوت اسلام کا پھیلتا دائرہ	۲۰	محمد آصف اقبال، نئی دہلی
قربانی کے مسائل	۲۳	مولوی محمد فرحان فاروق

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، اور جب وہ مجھے پکارے تو اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

یہ حدیث یہاں مختصر نقل ہوئی ہے، مصنف رحمہ اللہ نے "کتاب الدعوات" کے اواخر میں اس کو ایک اور سند سے مکمل روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ پس اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی محفل میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر محفل (ملأ اعلیٰ) میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۲۰۰)

اس حدیثِ قدسی میں تین مضمون ارشاد فرمائے گئے ہیں:

ایک یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا معاملہ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے، اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ نیک گمان رکھنا چاہئے، اور اس حسنِ ظن کے بے شمار پہلو ہیں، مثلاً: جب اس سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ و استغفار کرلے، اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول فرمائیں گے۔ غلطی خواہ کتنی ہی سنگین کیوں نہ ہو، کبھی یہ وسوسہ بھی دل میں نہ لانا چاہئے کہ ایسے جرمِ عظیم کی بخشش کیسے ہوسکتی ہے؟ نہیں! بلکہ مغفرت اور قبولِ توبہ کا پورا یقین رکھتے ہوئے توبہ کرنی چاہئے، اسی مضمون کو کسی عارف نے ایک فارسی قطعے میں نظم فرمایا ہے:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
کیں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ تم سے خواہ کتنے ہی جرم صادر ہوئے ہوں، اور تمہاری خواہ کیسی ہی گندی حالت کیوں نہ ہو، ہماری طرف پلٹ آؤ اور سچی توبہ کرلو، کیونکہ ہماری بارگاہ میں نااُمیدی کی کوئی گنجائش نہیں، اور اس بارگاہ سے کبھی کوئی محروم نہیں گیا، اس لئے اگر تم نے سو بار بھی توبہ توڑ ڈالی ہو تب بھی مایوس اور دل شکستہ نہ ہوں، بلکہ اب بھی توبہ کرلو، اپنے مالک کو غفور و رحیم پاؤگے۔ الغرض! اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنے گناہوں کی گراں باری سے مایوس ہوکر کبھی یہ وسوسہ دل میں نہ لائے کہ میری مغفرت کیسے ہوسکتی ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی و ستاری پر کامل یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت طلب کرے، جب بھی سچے دل سے توبہ کرے گا ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ اسی حسنِ ظن کا ایک پہلو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے تو قبولیت کا یقین رکھ کر کرے، اور اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ نہ معلوم اس کی دُعا قبول بھی ہوگی یا نہیں؟ یہ مضمون بہت سی احادیث میں وارد ہوا ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے:

"اُدْعُوا اللهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ." (ترمذی ج:۲ ص:۱۸۶)

ترجمہ:... "اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو ایسی حالت میں کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو، اور خوب جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دُعا قبول نہیں فرماتے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"اِنَّ اللهَ تَعَالٰى حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ." (ترمذی ج:۲ ص:۱۹۵)

ترجمہ:... "بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی حیادار اور کریم ہیں، جب بندہ ان کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے تو ان کو اس سے شرم آتی ہے کہ ان ہاتھوں کو خالی اور نامراد لوٹادیں۔"

پس حق تعالیٰ شانہٗ سے مانگ کر یہ خیال کرنا کہ شاید قبول فرمائیں یا نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظنی ہے، اور یہ بندے کی بڑی بدقسمتی و محرومی ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ دُعا کے شرائط و آداب کو ملحوظ رکھ کر دُعا کی جائے اور قبولیت کا کامل یقین رکھا جائے۔

اسی طرح ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا چاہئے، ایک حدیث میں ہے:

"قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ مَا شَاءَ." (جامع صغیر ج:۲ ص:۸۳)

ترجمہ:... "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، پس جیسا چاہے گمان رکھے۔"

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

حج...عبدیت وفنائیت کی آخری منزل!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

مخصوص جگہ کا، مخصوص زمانہ میں، مخصوص افعال کے ساتھ قصد کرنا، شریعت کی اصطلاح میں حج کہلاتا ہے اور عاقل، بالغ، آزاد، صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار فرض اور ضروری ہے۔ جس طرح کلمہ، نماز، روزہ اور زکوٰۃ اسلام کے ارکان اور اسلام کی بنیاد ہیں، اسی طرح حج بیت اللہ بھی اسلام کا ایک رکن اور اسلام کی اساس ہے۔

اللہ تبارک نے قرآن کریم اور فرقان حمید میں حج بیت اللہ کی فرضیت کے بارہ میں صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ.“ (آل عمران:۹۷)

ترجمہ:”اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے، یعنی اس شخص کے لئے جو طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی، اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہے۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی اہمیت اور فرضیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

”عن علیؓ: من ملک زاداً وراحلةً تبلغه إلی بیت اللہ الحرام فلم یحج فلا علیه أن یموت یهودیاً أو نصرانیاً......“ (سنن ترمذی، ج:۱، ص:۱۰۰)

ترجمہ:”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس سفر حج اور بیت اللہ تک پہنچنے کے لئے سواری کا انتظام ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر مرے۔“

اسی لئے جس شخص پر حج فرض ہو جائے، اسے چاہیے کہ حج کی ادائیگی میں کسی قسم کی غفلت، سستی، کاہلی اور کوتاہی نہ کرے۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو چیز فرض، واجب، سنت اور مستحب ہو، اس چیز کا جاننا اور اس کا سیکھنا بھی انہیں درجات کے اعتبار سے فرض، واجب، سنت اور مستحب ہے۔ مثلاً: کلمہ پڑھ لینے کے بعد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جن پر فرض ہیں، ان کے لئے ان چیزوں کا جاننا اور سیکھنا بھی فرض ہے۔ اسی لئے حجاج کرام مرد وخواتین کو حج کے فرائض، اقسام، واجبات، سنن، مستحبات اور آداب کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا بھی لازم اور ضروری ہے۔

یہ بیت اللہ وہ جگہ ہے جس پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں: ۶۰ طواف کرنے والوں کے لئے، ۴۰ نماز پڑھنے والوں کے لئے، ۲۰ بیت اللہ کے زائرین اور اس کا دیدار کرنے والوں کے لئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیت اللہ کے طواف کی فضیلت کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

''قال: من توضأ فأسبغ الوضوء ثم أتى الركن يستلمه خاض في الرحمة، فإذا استلمه، فقال: بسم الله والله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله غمرته الرحمة، فإذا طاف بالبيت، كتب الله له بكل قدم سبعين ألف حسنة، وحط عنه سبعين ألف سيئة، ورفع له سبعين درجة، وشفع في سبعين من أهل بيته، فإذا أتى مقام إبراهيم فصلى عنده ركعتين إيماناً واحتساباً كتب الله له عتق رقبة محررة من ولد إسماعيل وخرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه.''

(الترغیب والترہیب، ج:۲، ص:۱۲۳)

ترجمہ:''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے (اور طواف کے لئے) حجر اسود کے پاس آئے، تاکہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہوجاتا ہے۔ پھر جب حجر اسود کا استلام کرکے یہ کلمات ادا کرتا ہے: بسم الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله'' تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجات بلند کردیتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہل خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعتیں بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس روز تھا، جس روز اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔''

فرشتوں نے اس گھر کا طواف کیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس مرتبہ حج کیا۔ ہر نبی نے اپنی زندگی میں حج بیت اللہ کیا۔ قریش اور دیگر قبائل عرب نے حج کیا۔ زمانۂ اسلام سے قبل بھی حج کا دستور تھا، اگرچہ ان پر فرض نہ تھا۔

اہل علم اور اہل بصیرت جانتے ہیں کہ جہاں سے اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی یا نیک صالح شخص گزر جائے یا کسی جگہ جلوہ افروز ہوجائے تو وہاں رحمتِ خداوندی کی برسات اور انوار الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ پھر جہاں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ہوں، جو فرشتوں اور مقربین بارگاہِ قدس کی دعاؤں، عبادات، تسبیحات اور تہلیلات کا مرکز ہو تو وہاں اللہ تعالیٰ کے انوارات، تجلیات، برکات اور رحمتوں کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

احرام کی ابتداء، نیت اور تلبیہ کہنے سے شروع ہوجاتی ہے۔ تلبیہ کی فضیلت کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''عن سهل بن سعدؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يلبي إلا لبّى من عن يمينه وشماله من حجر أو شجر أو مدر، حتى ينقطع الأرض من ههنا وههنا.''

(سنن ترمذی، ج:۱، ص:۱۰۲)

ترجمہ:''حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان حاجی لبیک کہتا ہے، تو اُس کے ساتھ اُس کے دائیں اور بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں، وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح یہ سلسلہ زمین کے منتہا تک چلتا ہے۔''

مرد حجاج کرام کو چاہئے کہ تلبیہ بلند اور اونچی آواز سے کہیں اور خواتین آہستہ آواز سے کہیں، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم کیا کہ میں اپنے اصحاب اور وہ لوگ جو حج میں میرے ساتھ ہیں، ان کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ

بلند آواز سے کہیں۔

اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں لبیک خوب بلند آواز سے کہی جائے اور خون بہایا جائے، یعنی قربانی کی جائے۔

اکابر علمأ اور بزرگان دین فرماتے ہیں کہ حجاج کرام کو چاہیے کہ سفر حج میں اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہر چیز کا خون اور قربانی پیش کریں۔ عادات واطوار کی قربانی، راحت وآرام کی قربانی، اوقات ومرغوبات کی قربانی، جذبات وخواہشات کی قربانی، عقل وخرد کے ''دانشمندانہ مشوروں'' کی قربانی اور آخر میں جانور کی قربانی۔ کیونکہ مکمل سفر حج از ابتداء تا انتہاء عشق ومحبت اور عبدیت وفنائیت کا سفر ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ما من یوم أکثر من أن یعتق اللہ فیہ عبیداً من النار من یوم عرفۃ......'' (الترغیب والترہیب ج:۲،ص:۱۳۰)

ترجمہ:۔''عرفہ سے بڑھ کر کوئی ایسا دن نہیں، جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو، جس قدر عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے......''

جب انسان میدان عرفات میں رو رو کر، آنسو بہا بہا کر، الحاح وزاری کر کے روٹھے رب کو منالیتا ہے، اپنے آپ کو اپنے معبود کے قریب کرلیتا ہے اور اپنے تمام گناہوں کی سیاہی، گندگیوں اور آلودگیوں سے اپنے آپ کو پاک وصاف کرلیتا ہے تو شیطان اس دن بہت ہی ذلیل وخوار، خائب وخاسر ہو کر چیختا، چلاتا ہے اور اپنی ناکامی ونامرادی پر کف افسوس ملتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حج مبرور کی جزا اور ثواب جنت ہے۔ اب حج مبرور کی علامت کیا ہے؟ اس میں کئی اقوال ہیں: ان میں سے ایک یہ کہ حج مبرور وہ حج کہلاتا ہے جس کے بعد حاجی کی زندگی میں واضح تبدیلی نظر آئے، یعنی دین کے احکامات: نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر ثابت قدمی اور شعائر اللہ کی تعظیم اس میں رچ بس جائے۔ جھوٹ، خیانت، ملاوٹ، غصب، دھوکا دہی، بندوں کے حقوق کی پامالی جیسے افعال سے مکمل اجتناب اور سچائی، امانت، دیانت، راست بازی جیسی عمدہ خصال پر استقامت۔ جب یہ چیز حجاج کرام میں پیدا ہو جائے تو سمجھو ان کا حج قبول اور حج مبرور ہے۔ اور ایسے ہی حجاج کرام کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: حاجی جب واپس آئے تو اس سے اپنے حق میں دعا کراؤ، اس لئے کہ چالیس دن تک اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرماتے ہیں۔

حج کے اتنے اجر وثواب اور فضیلت کے باوجود کتنے لوگ ایسے ہیں جن پر حج فرض ہونے کے باوجود، وہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے نہیں جاتے۔ کوئی بیوی بچوں کی تنہائی کا بہانہ بناتا ہے تو کوئی روپے پیسے اور مال ودولت کے خرچ پر کنجوسی کرتا ہے، کوئی دکان اور کاروبار کے اجڑ جانے کا اندیشہ ظاہر کرتا ہے، تو کوئی بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کا ہمالیہ کھڑا کر دیتا ہے اور کوئی طویل صعوبتوں اور مشقتوں سے خائف اور ڈرا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ سب اندیشے، وسوسے، خیالات اور توہمات انہیں لوگوں کا حصہ اور نصیب ہیں جن کے دل ودماغ اور قلب وذہن میں بیت اللہ کی عظمت ورفعت اور مرکز تجلیات وبرکات کی اہمیت وحقیقت کا ادراک نہیں۔ ورنہ کون کلمہ گو انسان ایسا ہوگا جو انوارات وتجلیات کے اس عظیم ترین مرکز اور بے بہا رحمتوں اور برکتوں کے خزانہ سے دور رہنے کو برداشت اور گوارہ کرے گا؟۔ فاعتبروا یا أولی الأبصار.

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحبہ اجمعین

حج بیت اللہ! اسلام کا ایک اہم فریضہ

مولانا محمد زکریا مدنی

حج بیت اللہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور یہ سفر حج درحقیقت مولائے حقیقی سے اس کے بندے کے ساتھ تعلق اور عشق و محبت کے اظہار کا ایک سفر ہے اور یہ سعادت اللہ پاک اپنے خوش بخت اور سعید بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔

ہندوستان کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہے کہ پہلا حج ہندوستان سے کیا گیا۔ منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے ہیں۔ (معلم حجاج ص:۲۵)

اس سفر حج میں نماز کا بہت اہتمام کرنا چاہئے بعض لوگ کم ہمتی یا سستی کی وجہ سے نماز قضا کردیتے ہیں، اس طرح ایک فرض (حج) کی ادائیگی کے دوران پانچ فرائض چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض لوگ اس مبارک سفر میں بس ڈرائیور کے ڈر سے نماز کے وقت بس نہیں رکواتے، ایسے لوگوں کو ہمت سے کام لینا چاہئے اور بس ڈرائیور کو شروع ہی سے کہہ دیں کہ نماز کے وقت ضرور رکنا ہوگا۔ اگر وقت پر ڈرائیور بس نہ روکے تو ہمت سے کام لے کر سب حاجی متفق ہوکر اس بس کو رکوا کر نماز ادا کریں۔

☆...... ۸ سے ۱۲ ذوالحجہ تک حج کے پانچ دن ہیں۔

☆...... ۸ ذوالحجہ کو منیٰ جا کر ظہر کی نماز وہاں ادا کرنا سنت ہے اور ۹ ذوالحجہ کی فجر کی نماز تک پانچ نمازیں اسی مقام پر پڑھنا سنت ہیں۔

☆...... ۹ ذوالحجہ کو میدان عرفات میں حاضری، حج کے ارکان میں سب سے بڑا رکن اور سب سے بڑا فریضہ ہے۔ ظہر کی نماز اپنے خیمے میں اپنے وقت پر پڑھنے کے بعد اسی جگہ پر کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر مشغول ہونا مستحب ہے۔ اللہ پاک کی حمد وثنا کے بعد درود شریف، دعا، اذکار اور تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے اور خوب آہ وزاری کے ساتھ دعا مانگے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

☆...... کھڑے ہوکر وقوف شرط یا واجب نہیں بیٹھ کر لیٹ کر سوتے، جاگتے ہوئے بھی یہ فریضہ ادا ہوجائے گا۔ (معلم الحجاج ص:۱۵۸)

☆...... وقوف عرفات کرتے ہوئے عورت حیض ونفاس سے تھی یا مرد جنبی تھا تو بھی ان کا وقوف ادا ہوگیا۔

☆...... ۹ ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک عرفات میں رہنا واجب ہے اگر غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل گیا تو دم واجب ہوگا لیکن اگر غروب ہونے سے پہلے دوبارہ واپس آ گیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔ اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج ص:۱۶۱)

☆...... پھر عصر کی نماز خیمے میں عصر کے وقت میں پڑھی جائے گی، اس کے بعد غروب تک خوب آہ وزاری کے ساتھ کھڑے ہوکر دعا، ذکر میں مشغول رہے۔ غروب آفتاب پر حج کا یہ رکن اعظم ادا ہوگیا۔ (معلم الحجاج ص:۱۶۳)

☆...... غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لئے روانگی ہوگی اور مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر ادا کرنا ضروری ہے۔

☆...... راستہ میں تلبیہ، تکبیر اور دعا درود شریف کثرت سے پڑھے۔ (معلم الحجاج ص:۱۶۳)

☆...... مزدلفہ پہنچ کر جب عشا کا وقت داخل ہوچکا ہو تو نماز کی تیاری کرکے ایک اذان اور ایک تکبیر سے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرے۔ پہلے مغرب کی فرض پڑھے اور بغیر سنتیں پڑھے عشاء کے فرض پڑھے، پھر پہلے مغرب کی دو سنتیں پھر عشاء کی دو سنتیں اور تین وتر پڑھے۔ (معلم الحجاج ص:۱۶۴)

☆...... ان نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد مزدلفہ میں ٹھہرے۔ مزدلفہ میں صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے۔ اس شب کو رات میں جاگنا، تلاوت، نوافل اور دعا وغیرہ کرنا مستحب ہے۔ (ص:۱۶۶) یہ رات بہت ہی قیمتی ہے۔

☆...... صبح صادق کے بعد اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھے، اس کے بعد وقوف مزدلفہ کرے، یہ وقوف واجب ہے۔ تھوڑی سی دیر اس مقام پر ٹھہر جائے (صبح صادق کے بعد) اگرچہ رستہ چلتے ہوئے یا سوتے جاگتے ہوئے یا بے ہوشی میں ہو، بہرحال یہ واجب ادا ہوجائے گا۔ (ص:۱۶۷)

☆...... اگر مزدلفہ سے رات کو صبح صادق سے پہلے چلا گیا تو دم واجب ہوگا۔ (ص:۱۶۷)

☆...... معذور، مریض، کمزور، بچے اور عورتوں پر یہ وقوف لازم نہیں، اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ نہ ٹھہرے تو اس پر دم لازم نہیں۔

☆.....نماز فجر کے بعد کچھ دیر حمد وثنا، تکبیر، تہلیل، تلبیہ، اذکار و استغفار اور دعا میں مشغول رہ کر اس واجب وقوف کو ادا کرے۔

☆.....اس کے بعد طلوع آفتاب کے قریب منیٰ کو روانگی ہے، وہاں جا کر جمرات کی رمی (کنکر مارنا) کرنا ہے۔

☆.....مزدلفہ ہی سے رات کو ستر کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا بڑے چنے کی مثل لے لینا مستحب ہے اور کسی جگہ سے بھی اٹھانا جائز ہے، مگر جمرہ کے پاس سے کنکریاں نہ اٹھائے.... کیونکہ جس کا حج مقبول نہیں ہوتا، اس کی کنکریاں پڑی رہ جاتی ہیں سو یہ کنکریاں مردود ہیں، اگر کوئی ان کو اٹھا کر مارے گا تو جائز ہے لیکن مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱۶۸)

☆.....کنکریوں کو دھو کر مارنا مستحب ہے۔

☆.....منیٰ پہنچنے کے بعد جمرہ عقبہ کو "بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطان ورضی للرحمن اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا۔" پڑھ کر کنکر مارا جائے ہر کنکر پر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

☆.....اس جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت اس طرح کھڑا ہو کہ منیٰ دائیں جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔

☆.....۱۰ ذوالحجہ کو سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک رمی کرنا سنت ہے۔ صبح صادق کے بعد بھی جائز ہے۔ زوال سے غروب آفتاب تک وقت مباح ہے اور اگلے دن صبح صادق سے پہلے تک کرلینی ضروری ہے۔ اگر ۱۱ ذوالحجہ کی صبح صادق ہوگئی اور رمی نہ کی تو دم واجب ہوجائے گا۔

☆.....جمرہ عقبہ کی رمی کرنے سے پہلے تک تلبیہ پڑھتا رہے اور اسی جمرہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف کردے۔

☆.....اس جمرہ کی رمی کے بعد جمرہ کے پاس نہ ٹھہرے۔

☆.....اس کے بعد حج کی عبادت کی ادائیگی کے شکرانے میں قربانی کرلے، قارن اور متمتع پر یہ قربانی واجب ہے اور مفرد پر یہ مستحب ہے۔

☆.....اس کے بعد اپنے سر کو منڈائے یا کتروائے، چوتھائی سر کے بال کتروانا یا منڈانا واجب ہے، اس طرح احرام کھل جائے گا۔ سر منڈانے یا کتروانے کے بعد جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں وہ سب جائز ہوجاتی ہیں، مثلاً خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، شکار کرنا، لیکن بیوی سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

☆.....اس کے بعد حج کا دوسرا رکن طواف زیارت کرنا ہے، یہ بھی فرض ہے۔

☆.....اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی کرچکا ہے تو طواف زیارت میں نہ رمل کرے اور نہ ہی اضطباع کرے۔

☆.....اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہ کی ہو تو پھر مرد اس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرے۔

☆.....نماز کے بعد طواف کی دو رکعتیں پڑھے۔

☆.....۱۰ ذوالحجہ کو یہ طواف کرنا افضل ہے اور ۱۲ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک اس طواف کا وقت ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔

☆.....اگر عورت حیض کی وجہ سے ۱۲ ذوالحجہ کے غروب تک طواف زیارت نہ کرسکی تو اس پر دم واجب نہ ہوگا، پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔ (معلم الحجاج ص:۱۸۰)

☆.....طواف زیارت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آنا ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں رات گزارنا سنت ہے، عذر کے بغیر کسی دوسری جگہ رات گزارنا مکروہ ہے۔

☆.....۱۱ ذوالحجہ کو زوال کے بعد ظہر کی نماز پڑھ کر تینوں جمرات کی رمی کی جائے گی، پہلے دو جمروں کی رمی کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا، تکبیر و تسبیح میں کچھ دیر مصروف رہے۔ آخری جمرہ کی رمی کے بعد نہ ٹھہرے اور دعا وغیرہ نہ کرے۔

☆.....اسی طرح ۱۲ ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔

☆.....اگر ۱۲ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو غروب سے منیٰ سے نکل جائے، غروب آفتاب کے بعد ۱۳ ذوالحجہ کی رمی کئے بغیر جانا مکروہ ہے، اگرچہ یہ رمی کرنا واجب نہیں ہے۔

☆.....اگر ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق منیٰ میں ہوگئی تو اس دن کی رمی واجب ہے بلا رمی کئے آئے گا تو دم لازم ہوگا۔

☆.....۱۱ ذوالحجہ کی رمی نہیں کی اور ۱۲ ذوالحجہ کی صبح صادق ہوگئی تو اس پر دم لازم ہے اور اس رمی کی قضا واجب ہے۔ اسی طرح ۱۲ ذوالحجہ کی رمی نہیں کی اور ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق ہوگئی تو اس پر دم واجب اور قضا لازم ہے۔

☆.....رمی سے فارغ ہونے کے بعد جب حج کے افعال مکمل ہوجائیں اور وطن واپسی کا ارادہ ہو تو طواف وداع کرلے جو کہ واجب ہے، اس طواف میں نہ رمل ہے اور نہ اس کے بعد سعی ہے۔ طواف کے بعد دوگانہ طواف واجب پڑھ کر پیٹ بھر کر آب زمزم پئے، پھر ملتزم پر حاضری دے کر اس سے لپٹے۔ غرض خوب روئے، گڑگڑائے، آہ وزاری کرے، ممکن ہو تو حجر اسود کا بوسہ دے اور اگر کسی مسلمان کی ایذا رسانی کا ڈر نہ ہو تو الٹے پاؤں بیت اللہ کی طرف حسرت سے دیکھتا اور روتا ہوا مسجد الحرام سے باہر نکلے۔

☆.....طواف زیارت کے فوراً بعد بھی طواف وداع کرسکتا ہے۔ (معلم الحجاج ص:۱۹۱)

☆.....حائضہ عورت نے حیض کی وجہ سے طواف وداع نہیں کیا اور وطن واپس لوٹ گئی تو اس پر سے طواف وداع ساقط ہوجائے گا۔ ☆☆☆

۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

لمحہ لمحہ کی رپورٹ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اسال اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۴، ۵؍اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعرات صبح دس بجے سے جمعہ عصر تک منعقد ہوئی اور محض اللہ تعالیٰ کے کرم سے اتنی فقید المثال، وعظیم الشان طور پر منعقد ہوئی جسے محض فضل ایزدی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ انتظامات، حاضری، خطباء کی تشریف آوری، پرمغز خطابات، نظم ونسق، امن وامان غرض ہر لحاظ سے یہ کانفرنس سابقہ تمام کانفرنسوں کے اعتبار سے ریکارڈ کانفرنس ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد ختم نبوت، ومدرسہ عربیہ ختم نبوت کی قدیم عمارت ۹ کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ ۱۹۸۲ء سے ہمیشہ یہاں پر کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ گزشتہ سال ۲۰۱۱ء، ۳۰ ویں کانفرنس سے اسے قدیم مدرسہ ومسجد کی بلڈنگ کے سامنے سڑک پار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خرید کردہ اراضی کے ۱۵ کنال وسیع قطعہ پر مشتمل حصہ میں منتقل کی گئی تھی۔ ان پندرہ کنال میں سے ایک کنال پر خوبصورت دیدہ زیب چھ رہائش گاہیں اساتذہ کے لئے پچھلے سال تعمیر ہوگئی تھیں۔ اس سال ۱۴ کنال اراضی کے شرقی وغربی حصہ میں شمالاً وجنوباً رہائشی وتعلیمی اغراض کے لئے تعمیرات کا آغاز تقریباً ۱۶؍شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق ۷؍جولائی ۲۰۱۲ء سے کیا گیا۔ انجینئر جناب زاہد فیصل آباد تعمیرات کے نگران مقرر ہوئے اور فیصل آباد کے جناب بابر صاحب کو کام کا ٹھیکہ دیا گیا۔ ۱۶؍شعبان ۱۴۳۳ھ سے ۸؍ذیقعدہ، مطابق ۷؍جولائی ۲۰۱۲ء سے ۲۵؍ستمبر تک کے مختصر عرصہ میں چودہ کنال میں سے تعمیرات کے لئے پلاٹوں کا جتنا حصہ درکار تھا ان میں ۱۱ کنال پر تعمیرات کا ابتدائی ڈھانچہ بمعہ چھت کے مکمل ہوگیا۔ صرف تین پلاٹ رہ گئے۔ ان کی ڈمپ تک بنیادوں اور بھرتی کا کام مکمل ہوگیا۔ اس تمام کام کی نگرانی مولانا عزیز الرحمن ثانی نے بہت ہی جگر سوزی سے کی۔ پورا عرصہ گویا تعمیرات کے عمل میں شب وروز حاضر باش رہے۔ عید پر گھر نہ جاسکے کہ انہیں دنوں ایک حصہ کا لینٹر پڑنا تھا۔ ماہ رمضان المبارک میں لاہور کی جماعتی مصروفیات کو ساتھ نبھایا اور تعمیرات کے لئے بھی شب وروز نگرانی کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ، برادر جناب غلام یٰسین نے آپ کی معاونت کی۔ نقشوں کی منظوری، تعمیر شدہ حصہ کی کمپلیشن رپورٹوں کا حصول، تعمیراتی سامان کی فراہمی، ان تمام مراحل کو خوش اسلوبی، خوش دلی اور ہمت مرداں رحمت پروردگار کے تحت آپ کو اس توفیق سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا۔ ایک ایک مرحلہ پر تعمیراتی کمیٹی کے سربراہان حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی سے ہدایات لیتے رہے۔ حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم پل پل کام کی رفتار سے باخبر رہے اور ایک مرحلہ پر کام کے معائنہ کے لئے سائٹ پر تشریف بھی لائے اور مجموعی طور پر کام کے معیار اور رفتار پر جہاں انبساط کا اظہار فرمایا وہاں بعض اہم قابل توجہ امور کی طرف رہنمائی اور ہدایات سے بھی سرفراز کیا۔

مشرق ومغرب کے تعمیراتی حصہ کے بعد درمیان میں جو خالی حصہ ان پلاٹوں کا ہے وہ جلسہ گاہ تجویز ہوئی۔ تعمیرات شدہ کمروں کے حصہ کو نکال دیا جائے تو برآمدوں اور صحن سمیت کی کل جلسہ گاہ کسی بھی لحاظ سے ۱۲؍کنال سے کم نہ ہوگی۔ تعمیرات کے دوران اینٹ، روڑہ، بجری، مٹی، ریت کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے فرمایا کہ ۲۵؍ستمبر سے تعمیراتی کام بند کردیا جائے اور جلسہ گاہ کی درستگی کا عمل تیزی سے پایہ تکمیل تک لے جایا جائے۔ چنانچہ ۲۵؍ستمبر کی شام تک تعمیرات کا عمل بند کرکے وہ تمام کمرہ اور برآمدہ جات، جن کی لینٹر کے بعد شٹرنگ کھل چکی تھی۔ ان کو ہموار کیا گیا۔ تمام اینٹ روڑہ سائیڈ پر کرکے ٹریکٹر سے پورے پنڈال کو برابر کیا گیا۔ مدرسہ کے تمام اساتذہ، طلباء نے تعلیم کے وقت کے علاوہ تفریحی اوقات میں اس کام کو سرانجام دیا۔ مزدوروں کی مستقل ٹیم اس کے لئے لگی رہی۔ ٹریکٹر پھرنے کے بعد کسّی سے ہموار کیا گیا۔ دن رات پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ یوں ۳۰؍ستمبر تک اس جانگسل مرحلہ کو بخوبی سر کرلیا گیا۔ گزشتہ سال اسٹیج شمالی حصہ رہائش گاہوں سے دو کنال بجانب جنوب بنایا گیا تھا۔ امسال سٹیج کو رہائش گاہوں کی دیوار سے متصل کرکے بنایا گیا۔ اس سے دو کنال اراضی اور پنڈال کے لئے میسر آگئی۔

مبلغین حضرات کی میٹنگ:

ہر سال کانفرنس کی فیصل آباد، سرگودھا ڈویژن میں دعوت دینے، اشتہارات لگوانے، مختلف چھوٹی بڑی کانفرنسوں اور میٹنگوں، خطابات، جمعہ، دروس کا اہتمام کر کے کانفرنس میں شرکت کے لئے علاقہ بھر میں بیداری پیدا کی جاتی ہے۔ امسال لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن کو بھی مربوط طور پر اس عمل کا حصہ بنایا گیا۔ اس فیصلہ کا فائدہ یہ ہوا کہ گویا چار ڈویژنوں کو کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے جلسہ گاہ بنادیا گیا۔ ۲۰ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو مبلغین حضرات کا چناب نگر مسلم کالونی میں اجلاس ہوا۔ تبلیغی عمل کے لئے نقشہ بنایا گیا۔ حلقے قائم کئے گئے۔ فیصل آباد شہر، سیدوالا، جڑانوالہ، ستیانہ، عباس پور، کوٹ آبادان، کھرڑیانوالہ، گوگیرہ، چک جھمرہ، پنسیرہ تک شب وروز کانفرنس کی دعوت کے لئے مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرشید غازی اور مولانا مفتی خالد میر کی تشکیل ہوئی۔ فیصل آباد کے تمام دینی مدارس کے ذمہ داران، حضرت مولانا سید خبیب احمد شاہ، بمعہ اپنے گرامی قدر رفقاء، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید دامت برکاتہم، صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی مدظلہ، پیر طریقت حضرت مولانا سید فاروق احمد شاہ صاحب، حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم مدظلہ، صاحبزادہ مبشر محمود، قاری منیر احمد، قاری محمد اشفاق ایسے بیسیوں بہی خواہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصل آباد شہر اور گردونواح میں ایسی جانفشانی سے محنت کی کہ فیصل آباد کے کوچہ وبازار، درودیوار، منبر ومحراب ختم نبوت کانفرنس کی سراپا تیاری کا منظر پیش کرنے لگے۔ مولانا محمد علی، مولانا محمد اسلم صاحب نے خوشاب، بھکر، میانوالی کے اضلاع کے دوردراز دیہاتوں تک دعوت کے عمل کو پہنچایا۔

مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ وقصور کے لئے متحرک رہے۔ حضرت مولانا محمد نعیم، حضرت مولانا محمد ریاض نے لاہور، شیخوپورہ میں اپنے گرامی قدر رفقاء وجماعتی عہدیداران کے ہمراہ کانفرنس کے پیغام کو عوام تک پہنچایا۔ مولانا محمد خالد عابد نے سرگودھا ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے دعوت کے عمل کو جاری رکھا۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود، حضرت مولانا محمد ایوب اور دیگر حضرات نے آپ کی رہنمائی وسرپرستی کی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے احمد نگر سے سیال موڑ تک سڑک کے گردونواح پچاسوں دیہات میں دس روز تک تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت اچھروال کے محترم قاری صاحب اور دیگر رفقاء کا تعاون وسرپرستی آپ کو حاصل رہی۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے چناب نگر سے چنڈ بھروانہ، لالیاں سے عنایت پور بھٹیاں کے پورے علاقہ کے پچاسوں گاؤں میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ مولانا عبدالستار گورمانی نے سرگودھا، بھلوال کے چکوک میں تبلیغی جدوجہد کو جاری رکھا۔ مولانا عبدالستار حیدری سیال موڑ سے تخت ہزارہ، مدھ رانجھا، بلال پور، بھابڑہ، کوٹ مؤمن، بھاگٹانوالہ کے پچاسوں چکوک میں عقیدہ ختم نبوت کے پیغام کو پہنچانے کیلئے سرگرم عمل رہے۔ مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد اقبال نے چناب نگر سے پل نمبر ۱۱، چناب نگر سے فیصل آباد موڑ روڈ، چنیوٹ سے جلال پور بھٹیاں، حافظ آباد، چنیوٹ سے بھوانہ، غرض چاروں اطراف میں لٹریچر، اشتہار، بینر سے پورے علاقہ کو ختم نبوت کانفرنس کی جلسہ گاہ بنادیا۔ صرف محنت نہیں بلکہ عرق ریزی وجگر سوزی سے اپنی جوانی کی تمام صلاحیتوں کو کانفرنس کی کامیابی کے لئے ایسے طور پر صرف کیا کہ ہر دیکھنے والا عش عش کر اٹھا۔

قاری عبیدالرحمٰن، قاری محمد رمضان، قاری ارشاد احمد، قاری شاہد، قاری محمد سلیمان، مولانا محمد شاہد، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد امین، مولانا محمد اعجاز نے چنیوٹ شہر اور گردونواح کے قصبات ودیہات تک کو اپنی تبلیغی ودعوتی عمل کی جولانگاہ بنادیا۔ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی، ٹلی، ناڑی، سون سکیسر، تلہ گنگ، جھاوریاں، ڈھڈیاں، چک رام داس تک دیوانہ وار پھرے۔ مولانا غلام حسین، قاضی عبدالخالق ضلع جھنگ میں متحرک رہے۔ مولانا خبیب نے ٹوبہ میں صدائے حق بلند کی۔ یوں تمام رفقاء کی شبانہ روز محنت سے اللہ رب العزت نے کرم فرمایا۔ چار ڈویژنوں کے درودیوار ختم نبوت کانفرنس کے مناظر دیکھنے کے لئے چشم براہ ہوگئے۔ پنڈی، چکوال، جہلم میں بھی آواز لگی۔ خیبر پختونخواہ، بلوچستان، غرض پورے ملک سے قافلوں کی تیاری کی خوشگوار اطلاعیں ملنے لگیں۔ رفقاء نے اپنے اپنے حلقہ کے تبلیغی عمل کو مکمل کیا تو مورخہ یکم ر اکتوبر سے واپس آنا شروع ہوئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، حضرت مولانا غلام فرید نے فیصل آباد میں سپیکر، لائٹ والوں سے بات مکمل کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حضرت مولانا سیف اللہ خالد نے چنیوٹ میں حاجی محمد افتخار سے ٹینٹ وغیرہ کی بابت امور کو فائنل کیا۔ ۲۹ر ستمبر کو حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے چناب نگر تشریف لا کر تمام کاموں کی سرپرستی شروع فرمائی۔ آپ ۲۹ر ستمبر سے ۶ر اکتوبر تک مسلسل آٹھ روز تک یہاں قیام فرما رہے۔

۳۰ر ستمبر کی شام سے ٹینٹ کا سامان آنا شروع ہوا۔

یکم ر اکتوبر کو ٹینٹ وسائبان کی تنصیب کا عمل شروع ہوا۔

۲ر اکتوبر کی شام کو تمام مبلغین ومنتظمین کی حضرت ناظم اعلیٰ کی زیر صدارت اجلاس میں ڈیوٹیاں تقسیم ہوئیں۔

سیکورٹی:

سیکورٹی کے لئے جامعہ دارالقرآن فیصل آباد

کے استاذ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید، حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی، سینکڑوں طلباء، بیسیوں اساتذہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے جناب یاسر خٹک، جناب عابد بھائی اپنے بیسیوں رفقاء کے ساتھ ہر سال ڈیوٹی دیتے ہیں۔ مانسہرہ کی ٹیم کی آمد سے قبل فیصل آباد کے حضرات متعدد میٹنگیں کر کے نقشہ پلان، پوائنٹس سب کچھ ماسٹر پلان سیکورٹی کا پہلے تیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی کیا اور خوب سے خوب تر کیا۔ قابل رشک طور پر حق تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمتوں وعنایات سے سرفراز کیا کہ ایک سیکنڈ کے لئے قابل ذکر پریشانی نہیں ہوئی۔ موسلادھار بارش کی طرح رفقاء، شرکاء کے وفود وقافلے آئے اور اپنے اپنے مقام پر قیام پذیر ہوئے۔ کسی کو کوئی زحمت نہیں ہوئی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصف خاص ختم نبوت کے صدقہ میں اتنے بڑے اجتماع کے حیرت انگیز طور پر صحیح انتظامات اور پرفیکٹ انصرام پر جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ فیصل آباد سیکورٹی کے ذمہ داران منگل کے دن تشریف لائے۔ سیکورٹی کا عملہ بدھ کے دن پہنچا۔ بدھ شام کو مانسہرہ کا سیکورٹی دستہ بھی نئے عزم وولولہ سے کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچا۔ نماز پڑھی اور فیصل آباد کے حضرات سے میٹنگ کے بعد اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھالیں۔

حق تعالیٰ کے کرم کے فیصلے، پہلی کانفرنسوں میں جتنا جمعرات کی صبح کی نماز میں رش ہوتا تھا۔ اس دفعہ اتنا بلکہ اس سے زیادہ بدھ مغرب کی نماز پر ہوا۔ سندھ سے بہت بڑا قافلہ بھی آج پہنچ گیا۔ رات کو قافلوں کی آمد شروع ہوئی۔ جمعرات فجر کی نماز پر جامع مسجد ختم نبوت محراب سے لے کر صحن کی آخری صف تک پُر ہو چکی تھی۔ بعض قافلوں نے بعد میں مدرسہ کے پلاٹوں میں اپنی اپنی جماعت بھی کرائی۔ کھانا پکانے والی جھنگ کی ٹیم جناب جاوید صاحب ان کے شاگرد جناب محمد رمضان باورچی کی قیادت میں بدھ ظہر کے بعد تشریف لائے۔ مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالستار حیدری اور دوسری رفقاء نے انہیں خوش آمدید کہا اور وہ سارے سستائے بغیر اپنے اپنے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے لگے۔ روٹیاں پکانے والی ٹیم نے روٹیاں پکانی شروع کیں۔ گویا جو انتظامات یکم اکتوبر سے شروع تھے۔ ۳ اکتوبر کی شام وہ اپنے نکتہ عروج کو چھونے لگے۔

مہمانان خصوصی کا تمام نظم حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال ناظم عمومی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کرتے ہیں۔ ان کی معاونت حضرت مولانا قاری زاہد اقبال، مولانا محمد احمد، مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر بمعہ اپنے مدرسہ کی طلباء کی ٹیم کے کرتے ہیں اور دیانت داری کی بات ہے کہ مفتی محمد ظفر اقبال نے اس نظم کو بدھ شام سے جمعہ شام تک ایسے خوبصورت انداز میں نبھایا کہ ہمیں بالکل بے فکر کر دیا۔ فجزاهم الله احسن الجزاء! جامعہ باب العلوم سے ستر سیٹر کوچ اور ویگن وغیرہ کے ذریعہ اساتذہ وطلباء کی بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر، حضرت مولانا محمد عارف شامی، قاری محمد رمضان، مولانا محمد اقبال نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت کی بلڈنگ میں ٹھہرے مہمانان خصوصی کی خدمت کا فریضہ انجام دیا۔ عمومی طعام کی تقسیم حضرت مولانا قاری محمد ابوبکر ابراہیم شیخوپورہ، حضرت قاری اشفاق احمد فیصل آباد، قاری سیف الرحمن فیصل آباد، قاری ارشاد احمد، قاری عبید الرحمن اساتذہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، جامعہ طیبہ فیصل آباد کے طلباء نے احسن طریق پر سب سے مشکل کام کو بخیر وخوبی سرانجام دیا۔ فالحمدللہ! پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔ قاری عبید الرحمن چناب نگر، قاری عبدالرحمن جھنگ، مولانا محمد صغیر، مولانا تجمل حسین نے کھانے کے پنڈال میں ٹھنڈے پانی کے نظام کو سنبھالا۔ ۱۵۰ اور ۲۰۰ کے وی کے تین جنریٹر دو دن چلتے رہے۔ جلسہ گاہ، نیا مدرسہ، پرانا مدرسہ، طعام گاہ، باورچی خانہ، چاروں اطراف کی سڑکوں، سپیکر کا تمام لوڈ بجلی کا ان جنریٹوں پر تھا۔ اس کام کی نگرانی مولانا محمد علی صدیقی نے کی اور خوب کی۔

اسٹیج کے انتظامات:

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی ہدایات کے تحت میں، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا محمد قاسم رحمانی نے سرانجام دیئے۔ مہمانان خصوصی کے استقبالیہ پر خدمات مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد توصیف، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد اسلم، مولانا محمد ریاض احمد نے سرانجام دیں۔ مولانا محمد اعجاز احمد، سید شجاعت شاہ پروفیسر، جناب خالد مبین، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عمومی استقبالیہ پر مہمانوں کی خدمت سرانجام دی اور مثالی طور پر اپنے مفوضہ امور کو سنبھالا۔

مکتبہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مکتبہ پر مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد قاسم، مولانا الیاس الرحمن، مولانا محمد خالد عابد نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ ٹربائن، بجلی، ٹیوب ویل کے امور جناب غلام یٰسین، قاری محمد شاہد، ملک محمد عباس، جناب قاری محمد اختر اور ان کے رفقاء نے بڑی جانفشانی سے انجام دیئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، جناب حافظ یوسف ہارون، جناب محمد عدنان سنپال نے اخبارات، رپورٹنگ، خبروں کی کمپوزنگ کے عمل کو نبھایا۔

اعتکاف:

جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر میں دوروزہ اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مولانا غلام رسول دین

پوری کی سربراہی میں اس کا اہتمام کیا گیا۔ امسال ختم قرآن مجید، ختم بخاری اور ختم خواجگان کے بعد جامعہ مدنیہ بہاولپور، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، جامعہ دارالقرآن میں دعاؤں کا اہتمام کیا گیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے خوب دعائیں کی گئیں۔ مولانا عبدالرزاق، مولانا خالد میر، مولانا عبدالستار، مولانا زاہد وسیم، مولانا محمد امین نے جامعہ دارالقرآن و مانسہرہ کے حضرات کے تعاون سے ٹریفک کے نظم کی نگرانی فرمائی۔

قارئین! واقعہ ہے کہ بسوں، کوچوں، ویگنوں، کاروں، موٹر سائیکلوں کی پارکنگ کے لئے ایکڑوں پر مشتمل قطعہ اراضی مختص کیا گیا۔ جو ایک بڑے شہر کے جنرل بس اسٹینڈ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے ٹیکی چوک سے بنوری پارک کے اختتام تک دورویہ بازار سٹالوں اور دکانوں پر مشتمل تھا۔ پارک میں جگہ جگہ ہوٹل ودکانیں، قہوہ خانے علیحدہ تھے۔ غرض ان دو دنوں میں بالکل ایک نیا شہر کرۂ ارضی پر نمودار ہونے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ان تمام امور کے نگران مولانا غلام مصطفی تھے۔ کانفرنس کے تمام امور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات کی روشنی میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد اور ان کے رفقاء نے سرانجام دیا۔ لیجئے صاحب! یہ بدھ شام تک انتظامات کی ادنیٰ جھلک تھی جو پیش کرنے کی فقیر نے کوشش کی۔

پنڈال:

ہزاروں مربع فٹ پنڈال کو مکمل طور پر سائبانوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ پنڈال کو ہموار کر کے چھڑکاؤ کیا گیا۔ اس سے روڑے صاف کئے گئے۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے طلباء گردونواح کے دھان کے کھلیانوں سے سینکڑوں من پرالی جمع کرلائے تھے جو پنڈال میں سلیقہ سے بچھائی گئی۔ نئی پلاسٹک کی نماز والی عمدہ صفیں جو حضرت مولانا قاضی محمد ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور لاہور کے بھائی خالد نے منگوائی تھیں۔ پہلے سالوں کی بھی موجود تھیں۔ پنڈال میں بچھی پرالی کے نرم وگداز فرش پر وہ صفیں بچھائی گئیں۔ نئی صفوں کے بچھاؤ نے مخمل وریشم کے فرشوں کو بھی اپنی دلاویزی میں مات کر دیا۔ چاروں جانب روشنی کے مینار، سپیکروں کی بہار، سائبانوں کا تناؤ، قافلوں کی آمد، نعروں کی گونج، ولولوں کی للکار، ذکر الٰہی کی مہکار نے ماحول کو ایسا نورانی بنا دیا کہ آسمانوں سے فرشتے بھی اس ماحول کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے میں سر سجدوں میں ڈال رہے ہوں گے۔ پوری رات چنیوٹ سے کانفرنس کے پنڈال تک سڑکوں پر رات جاگتی رہی۔ اللہ، اللہ ایسے مقدس ماحول کا کس برتے پر منظر سامنے لایا جائے۔ ممکن نہیں، ممکن نہیں۔

لیجئے صاحب! جمعرات صبح فجر کی اذان ہوئی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر! واقعی تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ساتھیوں نے وضو بنانا شروع کیا۔ ذاکرین وتہجد گزار حضرات نے انگڑائی لی اور فجر کی سنتوں کے لئے کھڑے ہوئے۔ محمود وایاز سب کھڑے ہیں۔ میرے جیسے کاہل نے آنکھیں کھولیں تو گویا نیا جہان آباد دیکھ کر خوشی وحیرت کے مارے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ نماز ہوئی تو پورا مسجد ومدرسہ کا صحن انسانوں سے اٹا ہوا۔ بحر مواج کا نمونہ پیش کرنے لگا۔ پہلی رکعت، دوسری رکعت، قعدہ سلام پھیرا جدھر دیکھا انسانوں کا سمندر ٹھٹھے کے ٹھٹھے، پہلی کانفرنسوں میں جتنا اجتماع جمعہ کی نماز پر ہوتا تھا اتنا اجتماع آج جمعرات کی صبح کی نماز پر دیکھ کر خوشی سے آنسو چھلکنے لگے۔ اہل دل اللہ کے حضور سراپا امتنان وشکر ہوگئے۔ لیجئے! مولانا محمد علی صاحب نے فجر کے بعد ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ وامیر عالمی مجلس لاہور کے درس کا اعلان کیا۔ حاضرین نے سمٹ سمٹا کر بیٹھنا شروع کیا۔ ادھر آپ نے خطبہ پڑھا ادھر خلق خدا خاموشی نے سکون کا خیمہ تن دیا۔ بیان ہوا اور اشراق تک ہوا۔ یہ کانفرنس کا آغاز تھا۔ اب درس کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ناشتہ شروع کرایا۔ دوستوں نے ناشتہ سے فارغ ہوکر آرام کرنے کے لئے جگہیں تلاش کیں۔ پورا مدرسہ کچھا کچھ بھر گیا۔ اب مزید قافلے آرہے ہیں۔ قافلوں کے آنے کا سلسلہ ایسا دلفریب کہ ہر نیا قافلہ نئی آب وتاب سے وارد ہو رہا ہے۔ ہر گل کا اپنا رنگ واپنی بو۔ قارئین! گلہائے رنگارنگ جمع ہو رہے ہیں اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا گلدستہ گل سرسبد کا رنگ پیش کر رہا ہے۔ اس دلفریبی میں نہ رکئے۔ ابھی نو بجے ہی ہوں گے کہ مولانا محمد علی صدیقی نے سپیکر چالو کر کے ساتھیوں کو پنڈال میں تشریف لانے کا حکم سنا دیا۔ ساتھی دھڑا دھڑ تقاضا، وضو کے عمل سے فارغ ہوتے ہی جوق در جوق، قافلہ در قافلہ، گروہ در گروہ، شانہ بشانہ، روبرو اور دوبدو، جھومتے جھامتے، مسکراتے چہروں سے پنڈال میں جمع ہونے شروع ہوئے۔

پہلی نشست:

۱۴راکتوبر ۲۰۱۲ء، جمعرات صبح دس بجے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔

صدارت: ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور

تلاوت: قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا

افتتاحی کلمات ودعا: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کرائی۔ کڑی سے کڑی ملی تو ۳۱ویں کانفرنس کے شرکاء کا واسطہ درواسطہ تعلق ۱۹۸۲ء کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے جڑا۔ پھر چشم تصور نے دیکھا کہ یہ سلسلہ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ سے متصل ہوا۔ چشم تصور کے جھپکتے ہی قادیان کی احرار ختم نبوت کانفرنس ۱۹۳۴ء میں جا شامل ہوئے۔ لیجئے! لمحوں میں ۲۰۱۲ء

کا قافلہ ۱۹۳۴ء کے ساتھیوں کے رہگذر پر کھڑا ہے۔ قائد ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ، پیر کامل پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، میر کارواں مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ، علامہ اقبالؒ، چوہدری افضل حقؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، سید الاحرار مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، پیر جماعت علی شاہ علی پوریؒ، مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مناظر ختم نبوت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا علی الحائریؒ، مولانا سید مرتضیٰ چاند پوریؒ ایسے ہزاروں رہنماؤں کی قیادت میں یہ قافلہ سیدنا صدیق اکبرؓ پہلے محافظ ختم نبوت کے قافلہ کی تلاش میں یمامہ کی جانب رواں دواں ہوا چاہتا ہے کہ اتنے میں سیدنا خالد بن ولیدؓ، سیدنا عکرمہؓ، سیدنا شرحبیلؓ بن حسنہ، سیدنا حبیب ابن زیدؓ، سیدنا ابومسلم خولانیؒ کن کن مقدس شخصیات کے تصوراتی مجلس کی حضوری کے جلوؤں کی ٹھنڈی پرسکون جھونکوں میں پھر سٹیج کی جانب نظر کی، تو اب مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی پشت پر ان کے والد گرامی کی روح پرفتوح کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اتنے میں قافلہ حق کی پکھڑی کو نج حافظ محمد شریف مخچن آبادی نے نظم کے لئے مصرعہ اٹھایا۔ نبی آتے رہے سب سے آخر میں نبیوں کے امام آئے۔

قارئین! واپس آ جائیں اب تقاریر شروع ہوئیں۔

خطاب: مولانا محمد اسلم مبلغ خوشاب، مولانا عبدالستار لیہ، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، سید ضیاء الحسن شاہ ناظم مجلس لاہور، مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد، مولانا عظمت اللہ، حضرت مولانا سیّد شعیب احمد ناظم بنوں۔

نعت: قاری عمار ظفر بورے والا، ملک عبدالشکور قاسمی چنی گوٹھ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد۔

مہمان خصوصی: صاحبزادہ رشید احمد صاحب۔

اختتامی کلمات و دعا: صدر اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہوری، پونے ایک بجے اجلاس ختم ہوا۔ کھانے، نماز کی تیاری کا عمل دھڑا دھڑ شروع ہے۔ چارسُو عالم رب کریم کے منتخب بندے سراپا تسلیم و رضا اپنے اپنے اعمال بجا رہے ہیں۔ ایک بجا تو مؤذن نے اذان دی۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! واقعی تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ڈیڑھ بجے جماعت کھڑی ہوئی۔ قاری عبیدالرحمن نے جلسہ گاہ میں جماعت کے فرائض دیئے۔

دوسری نشست:

لیجئے! قریباً پونے دو بجے دن دوسرے اجلاس کے لئے مہمانان گرامی سٹیج پر براجمان ہونا شروع ہوئے۔

صدر اجلاس: مولانا سعید احمد سکندر استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

مہمان خصوصی: حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی۔

تلاوت: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

نعت: حافظ محمد شریف مخچن آباد، اسامہ اجمل قاسمی لاہور۔

خطاب: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ، مولانا غلام مصطفےٰ چناب نگر، مولانا ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ، صاحبزادہ مولانا محمود الحسن نقشبندی چکوال، جناب سید منور حسن امیر جماعت اسلامی لاہور، خطیب ابن خطیب حضرت مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور۔

صدارتی خطاب: حضرت مولانا سعید احمد سکندر کراچی۔

دعائے خیر: مہمان خصوصی حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی خان پور۔

اسٹیج سیکرٹری حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

اذان ...... جماعت کے بعد......

تیسری نشست:

مورخہ ۱۴ اکتوبر بعد از نماز عصر تیسری نشست کا آغاز ہوا۔

اسٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد علی صدیقی۔

خطاب: محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ٹیلیفونک خطاب۔

محفل سوال و جواب میں فقیر راقم نے دل دلیا کیا۔

اذان مغرب: مغرب کی جماعت شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کراچی دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی گئی۔

چوتھی نشست:

مغرب کی نماز کے بعد ازہد الاولیاء حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ اٹک کے جانشین حضرت مولانا پروفیسر قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ کا خطاب و مجلس ذکر کا عمل عشاء تک جاری رہا۔

عشاء کی اذان ہوئی۔ عشاء کی جماعت حضرت حافظ قاری عبیدالرحمن صاحب نے کرائی۔

پانچویں نشست:

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء بعد از نماز عشاء پانچویں نشست کا آغاز ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، پیر طریقت حضرت مولانا سیّد فاروق

ناصر شاہ فیصل آباد، پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب فیصل آباد، پیر طریقت جناب محمد رضوان نفیس لاہور، پیر طریقت مولانا محب اللہ صاحب لورالائی، پیر طریقت جناب قاری عبدالمجید جامی مدینہ منورہ، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد طیب جامعہ امدادیہ فیصل آباد، پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد جمیل الرحمن اختر لاہور۔

تلاوت: حضرت قاری محمد عثمان جامعہ محمدیہ ساہیوال، حضرت ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز فیصل آباد، حضرت قاری محمد احسن اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: حضرت مولانا مفتی شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب طاہر بلال چشتی جھنگ، جناب محمد امین چوکیرہ، جناب حضرت مولانا محمد قاسم گجر لاہور، جناب اسامہ اجمل لاہور، حضرت قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا، جناب عبدالشکور چنی گوٹھ، حضرت قاری محمد شریف منچن آباد۔

خطاب: خطیب وادیٔ مہران مولانا عبدالحمید لنڈ سخارجہ سندھ، حضرت مفتی محمد صفدر علی خطیب پھالیہ، حضرت قاری علیم الدین شاکر اچھرہ لاہور، مولانا مخدوم محمد صفدر شاہ سرگودھا، جناب حاجی عبدالحمید رحمانی ننکانہ صاحب، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی راولپنڈی، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد اشرف علی مہتمم جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی، حضرت مولانا عبدالرشید حجازی شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالشکور نقشبندی چکوال، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عطاء الرحمن ایم این اے، پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، حضرت ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علماء پاکستان حیدرآباد، حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان لاہور، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد صوبائی خطیب پنجاب لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مہتمم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، حضرت مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد، خطیب اسلام حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری سیکرٹری جنرل متحدہ جمعیت اہل حدیث ساہیوال، حضرت مولانا محمد ایوب خان ثاقب جامعہ مدنیہ ڈسکہ، حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی خان پور۔

آخری خطاب دعائے خیر پر فجر کی اذانیں شروع ہوگئیں۔

اسٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد علی صدیقی میر پور خاص۔

چھٹی نشست:

نماز فجر مورخہ ۵/ اکتوبر ۲۰۱۲ء۔

امامت: حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مفتی دارالافتاء ختم نبوت کراچی۔

درس قرآن: شیخ التفسیر حضرت مولانا میر محمد میرک نائب امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

ساتویں نشست:

نو بجے دن، مورخہ ۵/ اکتوبر قبل از جمعہ۔

صدارت: حضرت مولانا محمد انور صاحب مہتمم دارالعلوم ربانیہ پھلور۔

تلاوت: قاری مسعود ربانی فاروق آباد۔

نعت: محمد ابوبکر پشاور، قاری سعید احمد مدنی فیصل آباد، فیصل بلال گیلانی گوجرانوالہ۔

خطاب: مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا غلام حسین جھنگ، جناب حبیب اللہ معلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، جناب محمد شعیب مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی ابن شہید اسلام حضرت لدھیانویؒ کراچی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، قاری محمد اجمل استاذ جامعہ ربانیہ پھلور، جناب محمد مجاہد نور پوری گوجرہ، مکالمہ طلبہ جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ، مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا محمد عمر عثمانی گجرات، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ۔

اذان جمعہ: حضرت مولانا قاری محمد عمر عثمانی گجرات۔

خطاب: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ ملتان

خطبہ جمعہ: حضرت مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس لاہور۔

قارئین کرام! جمعہ پر جلسہ گاہ کا پورا پنڈال شرکاء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جنوب و مشرق کی جانب پلاٹوں میں شرکاء نے صفیں بنائیں۔ اس کے باوجود نمازیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ جامع مسجد و مدرسہ میں دوسری جمعہ کی جماعت کرانی پڑی۔ اذان مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہی۔ خطبہ جمعہ و امامت حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر نے کرائی۔ اس جمعہ میں مسجد کا ہال، برآمدہ، صحن مسجد، صحن مدرسہ، پلاٹ، اسٹیج فل ہوگئے۔ اتنی حاضری محض اللہ رب العزت کا فضل ہی ہے اور بس، دونوں جگہ نماز جمعہ ہوجانے کے بعد اب:

آٹھویں اور آخری نشست کا آغاز:

مورخہ ۵/ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔

مہمانان خصوصی: حضرت مولانا قاری محمد یسین مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ بہاولپور، حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا۔

تلاوت: حضرت قاری احسان اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: سید سلمان گیلانی لاہور۔

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال ناظم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا نے حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا۔

خطاب: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس خیبر پختونخواہ، حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، حضرت مولانا قاری عبیدالرحمن انور امیر عالمی مجلس تلہ گنگ، حضرت مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت پاکستان۔

اختتامی کلمات ودعائے اختتام: پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی ملتان نے کرائی۔ آپ کی دعائے خیر پر دوروزہ سالانہ عظیم الشان فقید المثال ختم نبوت کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ جناب سید سلمان گیلانی نے اپنی نظم کے دوران جب سامعین کو کھڑا کیا تو پورا پنڈال برآمدوں، دیواروں پر سامعین اور شرکاء کے جم غفیر کا ایک عجیب وغریب نظارہ تھا جس کے منظر کو زیر قلم لانا تحریر کے لئے ممکن نہیں۔

قراردادیں

قراردادیں حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی نے پیش کیں۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع یہودیوں اور سامراجی گماشتوں کی طرف سے بنائی گئی توہین آمیز فلموں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ناموس انبیاء کا قانون بنوانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے اور امریکہ سے سفارتی تعلقات ختم کرے۔

☆ کانفرنس کا یہ اجتماع پیر محل میں شرپسند گوہر شاہیوں کی طرف سے مولانا مفتی عابد فرید اور ان کے رفقاء پر قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور متعلقہ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ پیر محل اور اس کے قرب وجوار میں فتنہ گوہر شاہیوں کی روک تھام کی جائے۔

☆ مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کے کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام فلموں پر پابندی لگائی جائے اور انٹرنیٹ سے توہین آمیز فلموں کو ختم کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کریں۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جناب نگر کے سب تحصیل کے درجہ کو فی الفور بحال کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد ادارے خدام الاحمدیہ، تحریک جدید، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ، اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اندرون وبیرون ملک ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

☆ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری وپرائیویٹ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کے اقرار پر مبنی حلف نامے کا اندراج کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مضامین شامل کئے جائیں۔

☆ یہ اجتماع حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی اسلام وملک دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے اور ان کی رجسٹریشن کرتے ہوئے سرکاری محکموں میں ان کی ملازمتوں کا کوٹہ متعین کیا جائے اور محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور محکمہ صنعت وتجارت کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رفاہی اور فلاحی کاموں کی آڑ میں سندھ بھر میں قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

☆ قادیانی گروہ پاکستان کے آئین کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔ اس لئے ان پر کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لیکن قادیانیوں نے آئین پاکستان، سپریم کورٹ، ہائیکورٹوں، وفاقی شرعی عدالت اور پارلیمنٹ کے تاریخ ساز فیصلوں کو تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص اور دستور کی اسلامی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع امریکہ میں قید پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ سفاکانہ سلوک کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اپنی قومی ذمہ داریاں پوری کی جائیں۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کی خودمختاری کو برقرار رکھا جائے۔ علماء کرام اور دینی کارکنوں پر ناجائز مقدمات ختم کئے جائیں اور انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع دارفانی سے رحلت کرنے والے علماء کرام اور دینی شخصیات مولانا سعید احمد رائے پوری، مولانا اللہ بخش گرواں بہاول پور، مولانا ظہور احمد سالک جھنگ، سیٹھ محمد اشرف اعوان گوجرانوالہ اور دیگر علماء کرام کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتا ہے۔ ☆☆

آزادیٔ اظہارِ رائے اور توہین میں فرق!

عالمی سطح پر قانون سازی کیلئے موثر جدوجہد کی ضرورت

مولانا محمد حنیف جالندھری، جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شرانگیز، دل آزار اور گستاخانہ فلم کے معاملے میں عالم اسلام میں بیداری کی جو لہر اٹھی وہ حوصلہ افزا بھی ہے اور فکر انگیز بھی...... حوصلہ افزا اس لحاظ سے کہ دینی اقدار و روایات، قابل احترام مذہبی شخصیات اور پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں دنیا بھر کے اہل ایمان اپنی تمام تر کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود ابھی تک جس حساسیت اور ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہیں اس سے لگتا ہے کہ ابھی اس امت کی خاکستر میں بہت سی چنگاریاں باقی ہیں۔ انہی چنگاریوں سے چراغ بھی روشن ہوتے ہیں اور انہیں چنگاریوں سے الاؤ بھی جل اٹھتے ہیں۔ اس لئے یہ بیداری ایک لمحہ فکریہ کی حیثیت بھی رکھتی ہے کیونکہ کئی جگہوں پر یہ صورتحال دیکھنے میں آئی ہے کہ مسلمانوں کے سینوں میں دبی عشق رسالت کی چنگاریوں سے چراغ جلنے اور پھر چراغوں سے مزید چراغ جلنے کی بجائے الاؤ سے بھڑک اٹھے ہیں۔ ہمیں اس وقت یہ کوشش کرنی ہے کہ ان چنگاریوں سے جو الاؤ بھڑکیں ان سے اپنا نقصان نہ ہو، اپنی املاک نذر آتش نہ ہوں، اس دہکتے الاؤ کے شعلے محض وقتی نہ ہوں بلکہ امت مسلمہ کی اس بیداری کو ایک مستقل تحریک کی شکل دینے کی ضرورت ہے اور تسلسل کے ساتھ اس فکر کو عام کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا مذاہب کے احترام، قابل احترام ہستیوں کے تقدس اور مذہبی شعائر کے ادب کے حوالے سے سر جوڑ کر بیٹھے اور باقاعدہ طور پر قانون سازی کی جائے اور ایک ایسا حل تلاش کیا جائے، کوئی ایسا ضابطہ اور قاعدہ تشکیل دیا جائے کہ انسانی حقوق اور آزادی اظہار رائے کے نام پر کسی کو دنیا کا امن وسکون خطرے میں ڈالنے اور کروڑوں لوگوں کی دل آزاری کا ارتکاب کرنے کی جرأت نہ ہوسکے۔

یاد رہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب اہل مغرب اور اہل باطل پسپائی اختیار کرنے پر مجبور ہوئے، دلیل کے میدان میں ان کی شکست واضح دکھائی دے رہی ہے ایسے میں عوامی سطح پر بھی اور حکومتی سطح پر بھی، ملکی اجتماعات وتقریبات میں بھی اور عالمی فورمز پر بھی مسلسل یہ آواز اٹھانے کی ضرورت ہے کہ دنیا کے امن وسکون کو بچانے کے لئے اور تہذیبوں کے تصادم کا راستہ روکنے کے لئے ایسے قوانین انتہائی ضروری ہیں جن کی وجہ سے قابل احترام ہستیوں اور مذہبی شعائر کو ہدف تنقید بنا کر دوسروں کے جذبات سے کھیلنے اور گوشہ سکون وعافیت میں بیٹھے لوگوں کو آتش فشاں بنا دینے کی جسارت کرنے والوں کو لگام دی جاسکے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کچھ عرصے سے پاکستان کا انسداد توہین رسالت کا قانون دنیا بھر کے اہل باطل کی نظروں میں بُری طرح کھٹک رہا ہے۔ وہ مختلف حیلوں اور بہانوں سے اس قانون کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں، اس قانون کے غلط استعمال کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں اور اس حد تک اس قانون کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں کہ انسان کو حیرت ہوتی ہے اور دوسری طرف آزادی اظہار رائے کی مالا اس تسلسل کے ساتھ جپتے چلے جاتے ہیں کہ ''آزادیٔ اظہار رائے'' کوئی آسمانی اور الہامی قانون محسوس ہونے لگتا ہے لیکن حالیہ گستاخانہ فلم ''آزادیٔ اظہار رائے'' کے قانون کے غلط استعمال کی ایک تازہ ترین مگر بدترین مثال ہے اور اس قسم کی کئی مثالیں اس سے پہلے بھی موجود ہیں۔

حیرت انگیز امر یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل جب ایک برطانوی شہزادی کی برہنہ تصاویر ایک فرانسیسی میگزین میں چھپ گئیں تو اس پر ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اسی طرح ہولوکاسٹ کے معاملے میں کہیں سے کوئی آواز اٹھے تو ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ شہزادی کی تصویر کا قضیہ ہو یا ہولوکاسٹ کا تاریخی واقعہ..... اس طرح کے مواقع پر مغرب ''آزادی اظہار رائے'' کے فلسفے کو فراموش کر بیٹھتا ہے لیکن بدقسمتی سے پیغمبر اسلام کی بے حرمتی ہو یا قرآن کریم کی توہین، ازواج مطہرات پر انگلی اٹھانے کا معاملہ ہو یا صحابہ کرامؓ کے حوالے سے ہرزہ سرائی، مغرب اور اہل باطل کو آزادی اظہار رائے کا قانون یاد آ جاتا ہے۔ اس لئے ہماری دانست میں اب وہ وقت آ گیا ہے کہ دنیا کو عالمی سطح پر ایسا کوئی ضابطہ، ایسا کوئی قانون بنانا ہی ہوگا جس کے ذریعے آزادی اظہار رائے اور توہین میں تفریق کی جاسکے، کوئی ایسی لکیر کھینچنی ہی ہوگی جو توہین اور آزادی اظہار رائے کے مابین حد فاصل قرار دی جاسکے اور یہ منزل حاصل کرنے کے لئے باقاعدگی اور مستقل مزاجی سے محنت کرنے کی ضرورت ہے، عوامی سطح پر بھی اور حکومتی سطح پر بھی، ملکی اور بین الاقوامی

دائروں میں مسلسل اس طرح کے قانون کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس فلم کے بعد صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کی طرف سے اقوام متحدہ جیسے عالمی فورم پر، وفاقی وزیرداخلہ کی طرف سے سارک ممالک کے وزرائے داخلہ کے اجلاس میں اور وزیراعظم راجہ پرویز اشرف، ڈپٹی وزیراعظم چودھری پرویز الٰہی اور چوہدری شجاعت حسین جیسے حکومتی زعماء کی طرف سے اس معاملے میں جس دلچسپی اور سنجیدگی کا اظہار کیا گیا حتی کہ اے این پی جیسی سیکولر جماعت کے رہنما غلام احمد بلور کی طرف سے ملعون گستاخ کے قتل پر انعام کا اعلان ثابت کرتا ہے کہ اس معاملے میں ہر سطح اور ہر طبقے میں خاصی فکرمندی اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس حوالے سے کوئی حکمت عملی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے:

☆......ایک تو قومی مجلس مشاورت طرز کی فکری اور مشاورتی نشستوں کا تسلسل کے ساتھ اہتمام وانعقاد ضروری ہے جس میں ارباب علم و دانش اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کی سرکردہ شخصیات اس معاملے میں منصوبہ بندی کریں اور غوروخوض کے بعد کوئی لائحہ عمل ترتیب دیں۔

☆......او آئی سی کا اجلاس بلایا جائے اور اس معاملے میں پوری امت مسلمہ کو ایک نکتے اور ایک موقف پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆......اسلام آباد میں دنیا کے جن جن ممالک کے سفارتخانے ہیں ان کے سفرا کا ایک سیمینار منعقد کروایا جائے اور ان کے سامنے اس صورتحال کی نزاکت وسنگینی کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حوالے سے مسلمانوں کے جذبات واحساسات سے انہیں آگاہ کرکے اپنے اپنے ملکوں کو رپورٹیں بھیجنے کا کہا جائے۔

☆......اسلام آباد، لندن اور مکہ مکرمہ میں ایسی عالمی سطح کی کانفرنسز کا انعقاد کروایا جائے جس میں دنیا بھر کے صلح جو، انصاف پسند اور امن دوست زعما کو مدعو کرکے اس حوالے سے عالمی سطح پر قانون سازی کی ضرورت کا احساس دلایا جائے۔☆☆

مغرب کا بڑا اعتراض

مغرب کا مسلمانوں پر سب سے بڑا اعتراض یہی ہے کہ مسلمان بہت جذباتی اور غصے والی قوم ہے جو ہر بات پر طیش میں آجاتی ہے اور خاص طور پر قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے حوالے سے بہت زیادہ جذباتی ہوجاتی ہے، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو بات مغرب کے نزدیک اعتراض وطعن کی ہے وہی بات ہمارے نزدیک خوبی اور کمال کی ہے، اس لئے کہ غصہ انسان کی فطرت ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم میں اور اس کے دل ودماغ میں محبت، نفرت، غصہ اور نرم دلی کے جو اوصاف رکھے ہیں، ان میں سے کوئی چیز بھی بے مقصد نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد اور بے مصرف چیزوں سے بہرہ ور نہیں فرمایا، غصہ اور نفرت بھی ایک بامقصد صلاحیت ہے اور یہ کہنا کہ کسی انسان کو کسی حالت میں غصہ نہیں آنا چاہئے بالکل خلاف فطرت بات ہے۔ البتہ دوسری صلاحیتوں اور قوتوں کی طرح غصہ، نفرت، غیرت اور حمیت کے اظہار کی بھی حد بندی کی گئی ہے کہ کس جگہ ان کا استعمال و اظہار جائز ہے اور کہاں ناجائز ہے، جس طرح محبت ایک فطری امر ہے اور اس کے اظہار کی حدود شریعت نے متعین کی ہیں، اسی طرح نفرت اور غصہ بھی ایک فطری چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین فطرت میں ان کے اظہار و استعمال کی حدود متعین کی گئی ہیں۔

اگر کوئی شخص آکر یہ کہتا ہے کہ اسے غصہ نہیں آتا تو وہ نفسیاتی مریض ہے اور ''ابنارمل'' شخص ہے، اسے اپنا علاج کرانا چاہئے، بالکل اسی طرح کسی شخص کو بار بار غصہ آتا ہے تو اسے بھی اپنے علاج کے لئے کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرنا چاہئے، اسی لئے میں عرض کرتا ہوں کہ آج کے مسلمان کو خواہ وہ کتنا ہی بے عمل اور بدعمل ہو، قرآن کریم کی بے حرمتی اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی پر غصہ آتا ہے اور اس کے خون میں جوش پیدا ہوتا ہے بلکہ ہمارے پاس آج کے دور میں یہی اصل سرمایہ اور اثاثہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم کے حوالے سے غصہ آتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیرت آتی ہے، ہم آج کے مسلمان بھی بے عمل یا بدعمل ہیں مگر یہ بات تمام خرابیوں کے بعد آج بھی قائم ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں کوئی مسلمان قرآن کریم کی توہین برداشت نہیں کرے گا، اس نے قرآن کریم پڑھا ہے یا نہیں، قرآن کریم پر اس کا عمل ہے یا نہیں مگر اس سے توہین برداشت نہیں ہوگی وہ قرآن کریم کی حرمت پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوجائے گا، اسی طرح دنیا کے کسی بھی مسلمان شخص سے کوئی یہ بات کہے کہ قرآن کریم نے فلاں بات کہی ہے اور نعوذ باللہ وہ درست نہیں ہے، کوئی بھی مسلمان یہ جملہ سننے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ قرآن کریم نے خدانخواستہ کوئی بات غلط کہی ہے، یہی صورت حال جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے حوالے سے بھی ہے، دنیا کے کسی بھی خطے کا کوئی مسلمان، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھی ہے یا نہیں وہ کسی سنت پر عمل کرتا ہے یا نہیں، اس سے قطع نظر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی شخص سے یہ بات سننے کا روادار ہوگا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات فرمائی ہے اور وہ خدانخواستہ غلط ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے اور کسی بھی سطح کا کوئی مسلمان نہ تو قرآن کریم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین گوارا کرے گا اور نہ ہی ان کی کسی بات کی تغلیط برداشت کرے گا، اسے ہماری زبان میں ایمان کہا جاتا ہے اور دنیا اسے کمٹمنٹ کہتی ہے۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی

ایک فرانسیسی گلوکارہ کا قبولِ اسلام

میری بہن ڈیمز، صد مبارکباد

جناب خالد محمود (سابق یوئیل کندن)

اے میری نومسلمہ بہن! (ڈیمز DIAMS) تجھے صد مبارکباد کہتا ہوں کہ تو نے ایسے موقع پر دین اسلام قبول کیا کہ جب تُو خود گلوکاری اور شوبز کی دنیا کا چمکتا ستارہ رہی اور آج جس عروج کو چھوڑ کر محض دین اسلام کی وجہ سے "گمنامی" کی زندگی گزار رہی ہے، تجھے اس "پاکیزہ گمنامی" پر سلام پیش کرتا ہوں۔

مگر میری نومسلمہ بہن! میں تیرے سامنے شرمندہ ہوں، کہ آج جس گلوکاری اور موسیقی کو چھوڑ کر تو نے اپنی "روح کی غذا" دین اسلام کو بنایا ہے۔ آج اسی گلوکاری اور موسیقی کو ہمارا مسلمان بھائی اپنی "روح کی غذا" کہتا ہے۔

لیکن! میری بہن تو عظیم ہے، کہ آج تو مغرب میں رہ کر قبول اسلام کے بعد مغربی لباس اور رہن سہن چھوڑ چکی ہے، اور تجھے مکمل اسلامی لباس اور حجاب میں دیکھ کر دل خوشی سے نہال و سرشار ہوگیا، جبکہ تیرے ملک فرانس میں بسنے والے اہل اسلام کی خواتین کے حجاب پر پابندیاں لگائی جارہی ہیں، اور میں جانتا ہوں کہ تجھ پر بھی اُنگلیاں اُٹھائی جارہی ہیں۔

مگر! کیا کہوں میری نومسلمہ بہن! میں تیرے سامنے شرمندہ ہوں، کہ یہاں میری بہن اور بیٹی نے اسلامی لباس اور حجاب تو دور کی بات، مغرب کی نقالی میں چادر اور دوپٹہ کو بھی خیر باد کہہ دیا ہے۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ تُو جب اپنی ایک مسلمان سہیلی کے گھر اُس سے ملنے گئی تو تیری سہیلی نے جب یہ عجیب جملہ کہہ کر تجھے انتظار کرنے کو کہا کہ "آپ کچھ دیر انتظار کریں میں نماز پڑھ کر آتی ہوں" اور تیری اس سہیلی کے اس جملے سے تیرے دل کی دُنیا بدل گئی، اور تُو بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنے چلی گئی، اور آج تُو دین اسلام کی دولت سے مالا مال ہے، لیکن میری بہن جس "نماز" نے آج تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے آگے سجدہ ریز کیا ہوا ہے، آج ہم مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اسی "نماز" سے معاذ اللہ راہِ فرار اختیار کئے ہوئے ہے۔

ہاں! تیرے قبول اسلام پر دل کی گہرائیوں سے تجھے مبارکباد کہتا ہوں، مگر "نماز" نہ پڑھنے کی مجرمانہ غفلت پر شرمندہ ہوں، ہاں ہاں! میں جانتا ہوں میری بہن! کہ قبول اسلام سے قبل تم دماغی سکون حاصل کرنے کے لئے نشہ آور چیزوں کا استعمال کرتی رہی ہو، اور آج تم دین اسلام کے احکامات کی بجا آوری کر کے زندگی کا سکون اور اطمینان حاصل کر رہی ہو، اور یہی بات ان شاء اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کل قیامت کو ذریعہ نجات ہوگی۔

لیکن آج ہمارے معاشرے کی اکثریت اسلامی احکامات کی بجا آوری کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور سکون حاصل کرنا تو درکنار نشہ آور چیزوں اور شراب کا "فخریہ" استعمال کر کے ایسا سکون حاصل کر رہی ہے کہ آئے دن شراب پی کر ہلاک ہونے والوں کی خبر "اخبار کی زینت" بنتی رہتی ہے، غرض یہ کہ میری بہن اہل مغرب کی جن برائیوں کو تُو نے دین اسلام کی "حقانیت" کو قبول کرنے کے بعد چھوڑ دیا ہے، آج وہی برائیاں ہمارے حکمرانوں سے لیکر ہمارے معاشرے کا ایک عام آدمی جس کی جیب میں دو پیسے آگئے ہیں "اپنا" رہا ہے۔

اے میری نومسلمہ بہن! اہل مغرب تو ایک عرصے سے ہم اہل اسلام کے دل آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے اور توہین آمیز فلم بنا کر چھلنی کر رہے ہیں، اور اس غمناک فضاء میں تُو نے اہل مغرب کے سامنے آکر جب اپنے قبولِ اسلام اور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا اعلان کیا، تو تیرے اس "مبارک اقرار" نے افسردہ دلوں کو شاد کر دیا ہے، مگر افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اہل مغرب کی ان گستاخیوں پر واقعتاً دل گرفتہ تو ہیں مگر بذریعہ کیبل اور ڈش آج بھی ان کے گھر امریکن ایکشن موویز کے شور سے گونج رہے ہیں، اور یقیناً یہی وجہ ہے کہ آج اہل مغرب سے کچھ بدقماش لوگ اُس عظیم ومکرم ہستی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنی "بدباطنی" کا کھل کر مظاہرہ کر رہے ہیں کہ جن کی آمد کی "بشارات" خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بائبل مقدس میں جا بجا دے چکے ہیں۔

اس لئے یہ تیرا بھائی تیری خدمت میں درخواست والتماس لے کر آیا ہے کہ میری بہن تُو نے ابھی حال ہی میں دین اسلام قبول کیا ہے، اور احادیث نبویہ کی بشارات کے تحت تیرے سابقہ تمام کبیرہ وصغیرہ گناہ معاف ہو چکے، اور تُو اب گناہوں سے ایسی پاک ہے کہ جیسے تجھے تیری ماں نے آج ہی جنا ہو، اس لئے میری بہن ہمارے لئے دعا فرماوے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرماوے، اور ہمیں بھی تیری طرح "دین اسلام" پر "عمل" کی توفیق عطا فرماوے، آمین۔

کیونکہ جس دن اہل اسلام دین اسلام کی مکمل پیروی کرنے لگے تو اُس دن سے اہل مغرب کی جرأت نہ ہوگی کہ وہ تیرے اور میرے محبوب آقا دو جہاں، سردار انبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کریں۔

☆☆..............☆☆

دعوتِ اسلام کا پھیلتا دائرہ

محمد آصف اقبال، نئی دہلی

موجودہ دور میں اجتماعیت سے دوری اُس نظریہ کی دین ہے جس نے کرۂ ارض میں حریت فکر کے علم برداروں کے ذریعہ انفرادیت کا نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ نے فرد کو شتر بے مہار کی طرح مادر پدر آزاد چھوڑ دیا۔ جب فرد پر کوئی قدغن نہ رہا تو حالات اور اجتماعی معاملات کا توازن اس قدر ناہمواری اور افراتفری کا شکار ہوگیا کہ ردعمل کے طور پر تاریخی جبریت وجدلیت کے نتیجے میں طبقاتی کشمکش کے حامل اشتراکیت (سوشلزم) واشتمالیت (کیمونزم) کے نظریات نے جنم لے لیا۔ یہ وہ نظریات تھے جنہوں نے کرۂ ارض کے ایک خطے پر جابرانہ اور قاہرانہ مستبد (despotic) نظام مسلط کیا جس نے فرد سے آزادی چھین لی اور ایک اجتماعی آمریت کے شکنجے میں جکڑ کر روح حریت بری طرح پامال ہوگئی۔ پھر جب تجدید احیائے دین کا فریضہ انجام دینے والوں نے اپنا حق ادا کرنے کی منظم کوششیں کیں تو اس کے نتیجہ میں دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں میں اسلامی اجتماعیتیں فروغ پائیں۔ یہ کوشش کرنے والے بہت معمولی قسم کے افراد تھے اس کے باوجود ان کے جذبہ عمل وخلوص وللّٰہیت نے ان کی کوششوں کو استحکام بخشا اور ان کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ آج دنیا کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں رکھنے والے فروغ اسلام سے خوف زدہ ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ جماعتیں اور ان کے افراد اور چند ایک نام نہاد اسلامی ممالک کی طاقت وقوت ان کوزیر کرنے کی صلاحیت حاصل کرچکی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے طاقتور اور بے لچک اصول اور اس کی کاملیت اور ہمہ گیری کا متبادل سب کچھ رکھنے کے باوجود وہ نہیں رکھتے۔ آج امریکہ اور اس کے حواری استعماری قوتوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام رسموں اور رواجوں کا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ ایک دین ہے، ایک نظام زندگی اور ایک طرز حیات ہے جو ہر لحاظ سے کامل واکمل ہے۔ اس کی اپنی ایک تہذیب اور نظام معاشرت ہے، اپنا روحانی اور اخلاقی نظام ہے، اپنا ایک نظام سیاست اور نظام اقتصادیات ہے، اپنا عدالتی اور قانونی نظام ہے، غرض سب کچھ اپنا ہے اور کچھ بھی باہر سے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ کہیں پر بھی اور کسی بھی مرحلے میں نظام باطل سے لین دین، مفاہمت اور مداہنت کا کوئی مزاج نہیں رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آج اسلام، اسلامی نظام، اسلامی شخصیات اور ان سے متعلق ہر فکر وعمل کو اپنے ہی چشمے سے دیکھنے پر دوسروں کو مجبور کررہے ہیں۔ اس سب کے لئے ان کے پاس بہت ہی منظم ومربوط اور مضبوط ومستحکم آلہ، میڈیا ہے جس کا وہ بھرپور استعمال کررہے ہیں۔ ہر جھوٹ کو سچ اور ہر سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کررہے ہیں اس کے باوجود وہ کامیاب ہوتے نظر نہیں آتے۔ اسی کی ایک تازہ مثال فرانس کی وہ گلوکارہ ہے جس نے قبول اسلام کی خبر عام کرکے اپنے غیر مسلم مداحوں کو حیران وپریشان کردیا ہے۔

گلوکارہ میلنی جارجیادیس المعروف دیام:

فرانس میں حکومت کی جانب سے عوامی مقامات پر خواتین کے اسلامی حجاب اوڑھ کر آنے پر پابندی پر بحث کا سلسلہ جاری ہے اور بعض مسلم خواتین کو حجاب اوڑھنے کی پاداش میں سزائیں بھی سنائی جاچکی ہیں۔ ایسے میں ایک گلوکارہ نے اپنے قبول اسلام کی خبر عام کرکے اپنے غیر مسلم مداحوں کو حیران وپریشان کردیا ہے اور وہ پہلی مرتبہ اسلامی حجاب اوڑھ کر ایک ٹی وی چینل پر نمودار ہوئی ہیں۔ ماضی کی معروف گلوکارہ میلنی جارجیادیس المعروف دیام سن 2009 کے بعد سے پردہ اسکرین سے غائب رہی ہیں۔ ان کے بارے میں مختلف قیاس آرائیاں کی جاتی رہی ہیں۔ وہ اس دوران گاہے گاہے حجاب اوڑھ کر منظر عام پر بھی آتی رہی ہیں لیکن ان کے بارے میں کم ہی اطلاعات سامنے آئیں کہ وہ کہاں روپوش ہوگئی تھیں۔ حال ہی میں وہ اپنی نئی شناخت کے ساتھ فرانس کے ٹیلی ویژن چینل ٹی ایف ون کے ذریعے منظر عام پر آئی ہیں۔ اس ٹی وی چینل کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے اپنے ماضی کے بارے میں تفصیل بیان کی ہے۔ وہ ماضی میں اپنا غم غلط کرنے کے لئے منشیات اور نشہ آور ادویہ استعمال کرتی رہی ہیں۔ اس دوران ان کی اپنی ایک مسلمان دوست سے ملاقات ہوئی اور پھر انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ دیام نے بتایا کہ انہوں نے ایک سال قبل شادی کرلی تھی۔ اب وہ ایک بچے کی ماں ہیں اور وہ اپنے منشیات زدہ ماضی سے بہت آگے نکل چکی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم کو پڑھ کر اور سمجھ کر اسلام قبول کیا

تھا۔ جب ان سے فرانس جیسے ملک میں حجاب اوڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان کو کہنا تھا کہ: ”میرا خیال ہے میں ایک روادار معاشرے میں رہتی ہوں، میں تنقید کا بُرا نہیں مانتی لیکن روایتی قسم کی تضحیک کو ضرور بُرا مانتی ہوں۔“ اس کے بعد ٹی وی میزبان نے ان سے یہ سوال کیا کہ وہ حجاب کیوں اوڑھ رہی ہیں جبکہ بہت سی مسلم خواتین ایسا نہیں کرتی ہیں اور بعض اس کو مذہبی فریضہ بھی نہیں سمجھتی ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ: ”میں پردے کو ایک شرعی حکم سمجھتی ہوں۔ اس سے میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور میرے لئے یہی کافی ہے۔“ دیام کہتی ہیں کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد سے خوش ہیں۔ وہ مزید بتاتی ہیں کہ: ”میں اسلام قبول کرنے سے قبل نشہ آور ادویہ استعمال کیا کرتی تھی اور اپنی نفسیاتی صحت کی بحالی کے لئے ذہنی امراض کے ایک مرکز میں بھی داخل رہی تھی لیکن اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اس دوران میری دوستوں میں سے ایک سے ملاقات ہوئی اور اس نے بتایا کہ میں نماز کے لئے جا رہی ہوں تو میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔“ اُس خوشگوار لمحہ اور تجربہ کو یاد کرتے ہوئے دیام بتاتی ہیں کہ: ”یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اپنی پیشانی فرش پر رکھی تھی۔ میں نے اس وقت جو کچھ محسوس کیا، اس سے قبل مجھے کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا تھا۔ اب میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکنا چاہئے۔“ دیام نے مزید بتایا کہ اس کے بعد وہ موریشس چلی گئی تھیں جہاں انہوں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور اسلام کو بہتر طور پر سمجھا۔ اس دوران ہی انہیں پتہ چلا کہ اسلام سب سے زیادہ روادار دین ہے۔

توجہ طلب پہلو جو سامنے رہنے چاہیے!

یہ پہلو بہت ہی اہم ہے کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ناپاک عزائم رکھنے والوں کی بے انتہا کوششوں کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کے فکر و مزاج یکسر تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام ہی مقامات پر اسلام کی دعوت کے مواقع مزید بڑھتے جا رہے ہیں اور عنقریب باطلانہ تصورات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ سب اتنا جلد بھی نہ ہو گا کہ جب تک مسلمان خود دوسروں کی طرح تعصبانہ ذہنیت سے پوری طرح پاک نہ ہو جائیں۔ ایک تعصب ہمارے ذہنوں میں ہے اور ایک ہمارے معاملات میں، ان دونوں ہی تعصبات سے پاک زندگی جب دوسروں کے سامنے آئے گی اور اسلامی تعلیمات کو بطور فریضہ انجام دیا جائے گا تو یہ دوریاں نزدیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ یہی وہ نزدیکیاں ہوں گی جو ہم کو ایک دوسرے سے واقفیت کا ذریعہ بنیں گی۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دینے والوں کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ وہ دوسروں سے متاثر نہ ہوں یعنی یہ کہ وہ اسلام کو دیگر نظریہ ہائے حیات میں کمتر نہ سمجھیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو اس کے معنی بس یہی ہوں گے وہ خود اُس نظریہ اور اُس کی ہمہ گیریت سے واقف نہیں جس کا پیغام وہ دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے دوسروں کو واقف کرانے کے بعد راست اسلامی عبادات کا مشاہدہ بھی کرائیں۔ ان کو قرآن حکیم پڑھنے کے لئے دیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کریں اور آپ کی عظمت واضح کریں، مساجد میں لے کر جائیں اور مشاہدہ کرائیں کہ کس طرح بندگان خدا اللہ کی عبادات کرتے ہیں، مسجد کا پرنور ماحول ان کے روح وقلب کو ضرور متاثر کرے گا، دین کی وہ تعلیمات جن کا شب و روز کے معاملات سے تعلق ہے، ان کو فراہم کریں، خوشی اور غم کے مواقع پر شرکت کی دعوت دیں تا کہ وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رونما ہونے والی عبادات کا قریب سے مشاہدہ کر سکیں۔ نفرت انسان یا انسانوں کے گروہوں سے نہ کریں بلکہ ان برائیوں سے کریں جو ان کو عذاب جہنم سے قریب کرنے والی ہیں۔ خود ایک پاک باز اور صحت مند سوچ وفکر کے حامل انسان بنیں، اپنے رویوں اور معاملات میں مثبت تبدیلی پیدا کریں اور دوسروں کو ہر درجہ اپنے سے قریب کرنے کی مخلصانہ سعی و جہد کریں۔ ہر معاملے میں اللہ کے آگے رکوع وسجود کرنے والے بنیں اور اپنے متعلقین کو بھی اس کار عظیم میں شمار کرتے چلے جائیں۔

اس کے برخلاف واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں آج مسلمانوں کی بڑی جماعتیں دین حنیف کے پیغام کو عوام الناس کے سامنے پہنچانے میں سرگرم ہیں۔ چہار

یورپین عوام میں اسلامی بیداری

مختلف تحقیقات اور رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ادھر چند برسوں میں یورپ کے بسنے والوں کی تعداد میں ایک بڑی آبادی اسلام قبول کر چکی ہے اور یہ خبر فرانسیسی اخبار ”لوموند“ نے اکتوبر ۲۰۰۱ء میں شائع کی اور اس کا موازنہ ۱۹۹۴ء سے کیا، اس میں یہ بھی وضاحت کی گئی کہ ان نومسلموں میں بیشتر نماز پڑھتے ہیں، مساجد پابندی سے جاتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ یونیورسٹیز اور کالجز میں زیر تعلیم طلبا کے درمیان یہ شعور زیادہ گہرا اور پختہ ہے۔ ۱۹۹۹ء میں ترکی اخبار ”اکتوفیل“ نے لکھا تھا کہ آئندہ ۵۰ سال کے اندر دین اسلام کی نشر واشاعت کا یورپ ایک بڑا اور بنیادی مرکز بن جائے گا۔

(پندرہ روزہ ”تعمیر حیات“ لکھنؤ)

جانب نور اسلام کو پھیلانے کی سعی و جہد کی جا رہی ہے۔ پھر بھی افراد جماعت اوران کے اہل خانہ خصوصاً برصغیر میں منتشر المزاجی کا شکار ہیں۔ جماعتوں کے سرکردہ حضرات اپنی انتھک جدوجہد میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات حقیقی کو بھی جابجا قربان کرتے محسوس ہوتے ہیں اس سب کے باوجود وہ اپنے اہل خانہ کو متاثر نہیں کر پاتے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ چند ایک کا معاملہ ہے بلکہ اکثر اسلامی جماعت کے ذمہ داران کو اپنے خاندان میں مایوسی کا ہی شکار ہونا پڑا ہے۔ بہت اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ شاید اس کا جواب ان مخصوص لوگوں سے نہیں پوچھا جانا چاہیے بلکہ اس کا جواب وہ فکر و نظر اور عملی رویہ فراہم کرے گا جس سے نہ صرف مخصوص بلکہ عام افراد بھی کسی نہ کسی درجہ متاثر ہو رہے ہیں۔ غلطی فکر و نظر کی نہیں کیونکہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد و فرائض پر مبنی ہے۔ غلطی عملی رویہ اور ترجیحی نظام میں ہے جس کی بنا پر فکر و نظر اور عمل میں تضاد رونما ہوتا نظر آ رہا ہے۔ لیکن کیا اس کے نتیجہ میں اسلامی جماعت سے دوری اختیار کی جا سکتی ہے؟ کیا یہ جواز ہر خاص و عام کو موقع فراہم کر سکتا ہے کہ وہ جماعت سے وابستہ نہ ہو اور انفرادی زندگی گزارے؟ کیا ایسا کرنے سے فرد واحد پر عائد ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ انفرادی زندگی گزارے، ضروری ہے کہ وہ اجتماعیت سے وابستہ ہو اور حصول مقاصد کے لئے اجتماعی سعی و جہد کے ذریعہ اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دے۔

جو کل گزر چکا وہ ماضی اور تاریخ کا حصہ بن چکا ہے لیکن جس پر آج ہم عمل پیرا ہیں وہی ہمارا مستقبل ہے۔ نظریہ انفرادیت اور اس کا اس قدر عروج کہ مذہب کو پس پشت ڈال دیا جانا، یہ ایک افسوس ناک صورتحال تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ معاشرہ تباہ و برباد ہوا اور مقصد وجود آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ بگڑی ہوئی فکر سے نہ صرف فرد واحد کی ذات متاثر ہوئی بلکہ معاشرے اور ریاست کی چولیں تک ہل گئیں۔ دنیا فساد عظیم سے دوچار ہوئی اور لگاتار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ گلوبلائزیشن نے اس بگڑی ہوئی جدیدیت کو ہر صبح پروان چڑھنے میں مدد کی ہے۔ لیکن محسوس ہوتا ہے کہ بلندی کے بعد اب ڈھلان آیا چاہتی ہے جہاں پہنچ کر ایک بار پھر یہ نام نہاد جدیدیت اپنی تباہی کی جانب گامزن ہو جائے گی۔ آج جدیدیت کے نام پر فحاشی، عریانیت اور مادیت فروغ پا رہے ہیں۔ اس کے باوجود مادی فکر رکھنے والے نہ ان روشنی کے میناروں میں رمق پاتے ہیں اور نہ ہی ان آرام و آسائش سے مزین آرام گاہوں میں۔ ایک خلش ہے جو اُن کو اندر سے بے چین کیے ہوئے ہے۔ ایسے موقع پر اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کو نظریہ اور فکر میں بہت غور و فکر کرنے کی بجائے عملی رویوں میں نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو اسلامی کاز کے لئے اپنی پسند اور ناپسند قربان کر چکے ہیں۔ اور جو اس حدیث کی زندہ مثال بننے کی اپنے سینوں میں خواہش رکھتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے محبت کی، اللہ کے لئے غصہ کیا، اللہ کے لئے دیا اور اللہ کے لئے نہ دیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔“ (ابوداؤد) اور کہا کہ: ”ایمان کی بلندی یہ ہے کہ اللہ کے لئے دوستی ہو، اللہ کے لئے دشمنی ہو، اللہ کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو۔“ (طبرانی) یہ محبت اور غصہ اور یہ لینا اور دینا یہ دوستی اور دشمنی صرف افراد ہی سے متعلق نہیں بلکہ اعمال سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ لہٰذا اعمال کے دوراہے پر بھی یہ احادیث پیش نظر رہنی چاہئیں۔ اگر ایسا ہوگا تو بہت جلد انشاء اللہ ہم انفرادیت سے اجتماعیت کی جانب گامزن ہو جائیں گے اور پھر جو اس کے نتائج دنیا کے سامنے آئیں گے اس سے ہر نفس بذات خود مطمئن نظر آئے گا!

☆☆.........☆☆

ہفتہ بھر دن رات مطالعہ

دارالعلوم دیوبند میں مولانا اعزاز علی ؒ کثرت مطالعہ، کتب بینی، درس و تدریس کی شبانہ روز کی مشغولیت میں منفرد تھے، دارالعلوم کی مدرسی کے ابتدائی دور میں ان کی کثرت سے کتب بینی کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک ہفتہ مسلسل وہ قطعاً نہ سوتے تھے اور شب و روز کتاب کے سوا کوئی اور چیز ان کے ہاتھوں میں، آنکھ کے سامنے نظر نہ آتی تھی۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ نے فرمایا: اس سلسلہ میں ایک واقعہ خود حضرت مولاناؒ نے بارہا مجھ کو سنایا۔ فرماتے تھے:

”امام العصر حضرت علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ کو کسی ذریعہ سے اس کی اطلاع پہنچائی گئی کہ اعزاز علی ایک ایک ہفتہ متواتر کتاب دیکھتا رہتا ہے اور اس عرصہ میں رات دن آنکھ تک بند نہیں کرتا، مسلسل بیداری کی وجہ سے اس کی صحت روز بروز گرتی جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کو جو خصوصی تعلق میرے ساتھ تھا، اس اطلاع نے ان کو بے چین کر دیا اور مضطربانہ عالم میں شب کو بارہ بجے جب کہ کڑ کڑاتی ہوئی سردی پڑ رہی تھی، میرے کمرہ میں تشریف لائے، اس وقت میں مطالعہ کر رہا تھا اور واقعتاً بیداری کی مدت ایک ہفتہ سے زائد ہو رہی تھی، تند لب و لہجہ اور پوری ناگواری کے ساتھ فہمائش فرماتے ہوئے کتاب میرے ہاتھ سے لے کر رکھ دی۔ مولانا اس کے بعد فرماتے تھے: شاہ صاحبؒ کے تشریف لے جانے کے بعد چند منٹ تو حضرت شاہ صاحب کی اس فہمائش کا مجھ پر اثر رہا اور جب برداشت نہ ہو سکا تو کتاب لے کر پھر مطالعہ میں مستغرق ہو گیا.....(جامع بیان العلم وفضلہ:۲۰۲/۱)

قربانی کے مسائل

مولوی محمد فرحان فاروق

تکبیر تشریق بھول جانے کا حکم

تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد فوراً کہنی چاہیے، اگر کوئی شخص اس وقت کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر کہنا واجب ہے، لیکن اگر نماز کے بعد مسجد سے باہر نکل جائے تو تکبیر ساقط ہوگئی، اگر مسجد سے باہر نہیں نکلا تو یاد آنے پر تکبیر کہہ لے، اور اگر مسجد سے باہر نہیں نکلا، لیکن بھولے سے یا جان بوجھ کر بات کرلی، یا جان بوجھ کر وضو توڑ دیا تو بھی تکبیر ساقط ہوگئی اور اگر بھولے سے وضو ٹوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسی حالت میں فوراً تکبیر کہہ لے وضو کرنے نہ جائے اور اگر وضو کرکے کہے تب بھی کہہ لینا جائز ہے، اور جب تکبیر ساقط ہوگئی تو اس کی قضا نہیں، ہاں توبہ کرنے سے تکبیر تشریق چھوڑنے کا گناہ معاف ہوجائے گا، لہٰذا توبہ کرلے اور آئندہ خیال رکھے۔ (مبسوط، احسن الفتاوی)

اگر کسی نماز کے بعد امام تکبیر تشریق کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب وہ کہیں۔ (در مختار)

جانور ذبح کرنے کا طریقہ اور اس کے مسائل

ذبح سے جانور حلال ہونے کی تین شرطیں ہیں جن کے بغیر ذبیحہ حلال نہیں ہوتا:

پہلی شرط:

ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو (اہل کتاب کے ذبیحہ کے بارے میں تفصیل بوقتِ ضرورت مفتیان کرام سے معلوم کی جاسکتی ہے)۔

دوسری شرط:

یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت زبان سے اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

اور اس میں تین باتیں یاد رکھیں:

۱:... بہتر یہ ہے کہ عربی میں "بسم اللہ اللہ اکبر" یا "بسم اللہ واللہ اکبر" کہے، صرف بسم اللہ کہا یا اللہ پاک کا کوئی سا بھی نام لیا تو بھی جانور حلال ہوجائے گا اور عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں، کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (محمودیہ ۱۷/۲۳۹، ۲۴۱)

۲:... ذبح کرنے والے کا خود بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، اگر کسی اور نے مثلاً پاؤں پکڑنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ کافی نہیں (امداد الاحکام ۴/۲۱۳) جو شخص چھری پھیرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے یا چھری پھیرنے میں اس کی مدد کرے اس کا بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر دو شخص مل کر اس طرح چھری پھیریں کہ کچھ گردن ایک نے کاٹی اور کچھ دوسرے نے تو بھی دونوں کا بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ (محمودیہ ۱۷/۲۴۲)

۳:... بسم اللہ بالکل ذبح کے وقت پڑھنی چاہیے۔ اگر رگیں کٹنے سے پہلے جانور اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور اسے دوبارہ گرایا تو بسم اللہ دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری) اگر دو یا کئی جانور ایک ساتھ ذبح کرنے ہوں تو ہر جانور پر علیحدہ بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

اگر بسم اللہ پڑھنی بھول گئے تو جانور حلال ہے، رگیں کٹنے سے پہلے یاد آگیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، بعد میں یاد آیا تو ضروری نہیں۔ (احسن الفتاوی: ۷/۳۰۳)

تیسری شرط

یہ ہے کہ کسی تیز دھار آلہ سے گردن کی چار نالیوں میں سے کوئی سی تین نالیاں کاٹ دی جائیں۔ ہر تیز دھار چیز سے ذبح کرنا صحیح ہے خواہ لوہے کی ہو یا کسی اور چیز کی، البتہ مستحب یہ ہے کہ لوہے کے دھاردار آلہ سے ذبح کیا جائے جیسے چھری یا چاقو وغیرہ اور چار نالیاں یہ ہیں: (۱) نرخرہ یعنی سانس لینے کی نالی (۲) وہ نالی جس سے کھانا پینا اندر جاتا ہے (۳) خون کی وہ دو رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں، ان چاروں رگوں کو کاٹنا چاہیے، اگر ان میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کاٹ دیں تو بھی حلال ہے، لیکن اگر صرف دو ہی رگیں کٹیں تو حلال نہیں۔

حلق یعنی جہاں سری ختم ہوتی ہے اور گردن شروع ہوتی ہے، اور لبہ یعنی جہاں گردن ختم ہوتی ہے اور سینہ شروع ہوتا ہے، ان دونوں کے درمیان پوری جگہ ذبح کا مقام ہے، اس جگہ میں جہاں سے بھی ذبح کیا جائے، اور چار رگوں میں سے کوئی سی تین رگیں کٹ جائیں، ذبح درست ہوجائے گا، خواہ عقدہ (گرہ) جانور کے سینہ کی طرف رہ جائے یا سر کی طرف دونوں طریقوں سے ذبح کرنا درست ہوجاتا ہے، بس شرط یہ ہے کہ چار رگوں میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کٹ جائیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ گرہ حلق کی طرف رہے، اس میں رگیں آسانی سے کٹ جاتی ہیں۔

ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھیں:

● جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کچھ کھلا پلا دیں۔ (رحیمیہ ۱۰/۶۹)

● قربانی کے لئے جانور کو آرام سے لے کر آئیں، بلاضرورت ٹانگوں یا کانوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جانا مکروہ ہے۔ (در: ۵/۳۳۴)

● جانور کو آرام سے زمین پر بائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر ذبح کریں۔ (احسن الفتاوی)

● جانور کا قبلہ رخ اس وقت ہوگا جبکہ لٹانے کے بعد اس کے پیر قبلہ کی طرف ہوں۔

● تیز دھار آلہ سے ذبح کریں، کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

● جانور کو لٹانے سے پہلے ہی چھری اچھی طرح تیز کرلیں، جانور کے سامنے یا اس کو لٹانے کے بعد تیز کرنا مکروہ ہے۔ (در: ۵/۳۳۴)

● اپنے ہاتھ سے ذبح کریں، اگر ذبح کرنا نہیں آتا تو دوسرے سے کروا سکتے ہیں، مگر ذبح کے وقت خود بھی موجود ہونا افضل ہے۔

● چھری پھیرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا سنت ہے۔ (احسن الفتاوی ۷/۵۰۶)

● لٹانے کے بعد ذبح کرنے میں بلاوجہ تاخیر نہ کریں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (رحیمیہ ۱۰/۶۹)

● ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں، بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (رحیمیہ ۱۰/۶۹)

● اسی طرح ذبح کرنے اور اس کی تیاری میں ہر ایسے کام سے بچیں کہ جس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہو۔

ذبح کرنے کا مسنون طریقہ:

اوپر ذکر کردہ باتوں کا خیال رکھتے ہوئے جب جانور کو ذبح کرنے کیلئے قبلہ رخ لٹا دیں تو یہ دعا پڑھیں:

" اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ ....."

لفظ "عن" کے بعد اپنا نام لیں یا جن کی طرف سے قربانی کر رہے ہیں اس کا نام لیں، اور اگر کئی لوگوں کی طرف سے کر رہے ہیں تو ان سب کا نام لیں، اور ایسا کرنا ضروری نہیں، بلکہ اردو میں بھی نام لینا ضروری نہیں، بلکہ ذبح کرنے والا نیت میں ان سب کی جانب سے ذبح کا خیال رکھے تو یہ بھی کافی ہے (کفایت المفتی) اور پھر " بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کریں اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ."

جب تک جانور میں جان باقی ہے اس کی ٹانگ یا گردن سے پکڑ کر گھسیٹا نہ جائے، اس کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیا جائے۔

اور جب تک جانور زندہ ہے اس کا کوئی عضو کاٹنا یا کھال اتارنا، سر الگ کرنا، پائے کاٹنا گناہ ہے۔ اسی طرح ذبح کرنے کے بعد جانور کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے جانور کو مزید اذیت ہو منع ہے مثلاً گردن کی ہڈی توڑنا، حرام مغز کاٹنا، سینہ کی کھال کھولنا، سینہ یا دل میں چھری مارنا (امداد الاحکام ۴/۲۴۷)، یہ سب کام باعث گناہ ہیں، ان سے جانور کو زائد تکلیف ہوتی ہے جو کہ ناجائز ہے، ان باتوں کا خود بھی خیال رکھیں اور قصاب کو بھی تاکید کردیں۔

اگر جانور اس طرح ذبح کیا کہ پوری گردن جدا ہوگئی تو اس سے قربانی حرام نہیں ہوتی، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (محمودیہ)

جس جانور کو ذبح کیا جارہا ہو اس کا زندہ ہونا ضروری ہے مردہ جانور ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوگا۔ جو جانور زخمی ہو جائے یا گر جائے یا کسی بھی وجہ سے مرنے کے قریب ہو جائے، اور اسے ذبح کیا جائے تو اگر ذبح کے وقت وہ زندہ ہو اس کے اندر جان باقی ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا، اگر اس جانور کے زندہ ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو، تو اگر ذبح کرتے وقت اس سے خون نکلا یا اس کے جسم نے کوئی حرکت کی تو وہ حلال ہے۔ (محمودیہ ۱۷/۲۷۹)

البتہ جس جانور کا زندہ ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا، خواہ ذبح کے وقت خون نہ نکلے۔ حرکت کرنے سے ایسی حرکت مراد ہے جو زندہ ہونے کی علامت بن سکے، مثلاً: منہ بند کرنا، آنکھیں بند کرنا، ٹانگیں سمیٹنا وغیرہ۔ (عالمگیریہ)

جس جانور کو ذبح کیا، اس کے پیٹ سے بچہ نکلا، تو اگر وہ بچہ مردہ ہو تو اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر زندہ ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا۔ (احسن الفتاوی ۷/۵۰۹)

مشترکہ قربانی اور نیابت کے مسائل:

یہ بات تو اکثر لوگ جانتے ہیں کہ چھوٹے جانور یعنی بکرا بکری وغیرہ میں ایک ہی شخص کی قربانی ہوسکتی ہے، اس میں شرکت نہیں ہوسکتی، لیکن گائے میں ایک وقت میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں اور یہی حکم بیل، بھینس، بھینسے، اونٹ، اونٹنی کا بھی ہے، یعنی ان سب میں بھی سات آدمی تک شریک ہوسکتے ہیں۔

لیکن ان بڑے جانوروں میں سات حصہ ہونے کا مطلب سمجھنے میں بعض مرتبہ غلط فہمی ہوجاتی ہے اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس مضمون میں اسی بات کی وضاحت کرنا مقصود ہے۔

بڑے جانور میں (۷) حصہ ہونے کا مطلب:

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گائے اونٹ وغیرہ

میں سات حصے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لئے جب بھی گائے یا اونٹ لیا جاتا ہے تو اس میں پہلے سے سات حصے موجود ہوتے ہیں اور ان حصوں کو بچاس ڈال کر پورا کرنا ہوتا ہے، لیکن یہاں مسئلہ کا مطلب نہیں!

اس مسئلہ کا مطلب یہ ہے کہ بکرا وغیرہ تو ایک ہی آدمی اپنی جانب سے قربان کرسکتا ہے، لیکن گائے اور اونٹ وغیرہ میں یہ صلاحیت ہے اگر ایک سے زیادہ آدمی اس کو اپنی طرف سے قربان کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد سات آدمیوں کی ہے کہ سات آدمی اس گائے کو مشترک طور پر اپنی اپنی قربانی کے لئے ذبح کرسکتے ہیں، یا یوں کہہ لیں کہ ایک گائے میں بیک وقت زیادہ سے زیادہ سات قربانیاں کی جاسکتی ہیں، یہ مطلب نہیں کہ ایک گائے میں سات حصہ کرنا ضروری ہے، چنانچہ اگر ایک آدمی ایک گائے پوری کی پوری اپنی طرف سے قربان کرے اور اس میں کسی اور کا حصہ نہ ڈالے اور نہ کسی مرحوم کی طرف سے اس میں حصہ ڈالے تو یہ پوری کی پوری گائے اس کی واجب قربانی کی ہوجائے گی، اس کے لئے اس میں سات حصے کرنا ضروری نہیں ہے، اور اس صورت میں ایک پوری گائے کی قربانی کرنے کا زیادہ ثواب بھی ملے گا، اسی طرح اگر چار آدمی ایک گائے میں برابر برابر کی شرکت کرتے ہیں اور ہر ایک کا حصہ ایک بٹہ چار (۱/۴) مقرر کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی اس گائے میں چار حصے ہوں گے اور ہر ایک کی طرف سے چوتھائی گائے کی قربانی ہوجائے گی، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چھ آدمی گائے، اونٹ وغیرہ میں اس طرح شریک ہوں کہ ہر ایک کا حصہ ایک بٹہ چھ (۱/۶) ہو مثلاً چھ حصے کرکے چھ آدمیوں نے ایک ایک حصہ لے لیا یا پانچ آدمیوں نے پانچ حصے کرکے ایک ایک حصہ لے لیا تب بھی قربانی درست ہوجائے گی بشرطیکہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، معلوم ہوا کہ یہ حد زیادہ سے زیادہ کی ہے، کم سے کم کی نہیں ہے۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ حضرات ایسے ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہوتی ہے، وہ قربانی کے لئے زیادہ جانور لے آتے ہیں مثلاً ایک گھر میں دو بھائی ہیں اور ان کی بیویاں ہیں، کوئی اور نہیں، اب ان کے گھر میں واجب قربانیاں صرف چار ہیں لیکن اللہ نے ان کو وسعت دی ہے تو وہ چار گائیں قربانی کے لئے لے آتے ہیں، اب وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کسی طرح حصے پورے کرنے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا ضروری نہیں بلکہ وہ یہ بھی کرسکتے ہیں ہر ایک کی طرف سے ایک پوری گائے ذبح کریں، یا یہ بھی کرسکتے ہیں کہ دو کی طرف سے ایک گائے اور دو کی طرف سے دوسری گائے، اور تیسری گائے اپنے مرحوم والدین کی طرف سے اور چوتھی گائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربان کردیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے بھی کم ہوجاتا ہے، خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو تو نہ اس کی قربانی درست ہوگی کہ جس کا حصہ ساتویں سے کم ہے اور نہ ہی ان لوگوں کی درست ہوگی کہ جن کا حصہ ساتویں سے زیادہ ہے۔

اس کی ایک صورت تو یہ ہوسکتی ہے کہ گائے میں لوگ ہی سات سے زیادہ شریک ہوگئے، مثلاً ایک گائے میں آٹھ حصے بنالئے اور آٹھ قربانی والے اس میں ایک بٹہ آٹھ (۱/۸) حصے کے حساب سے شریک ہوگئے تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی اور ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے شریک تو سات یا اس سے کم ہیں، لیکن شرکت اس طرح کی کہ کسی ایک کا یا دو تین آدمیوں کا حصہ ایک بٹہ سات سے کم رہ گیا، مثلاً سات آدمیوں نے مل کر ستر ہزار کی گائے خریدی اور چھ آدمیوں نے دس ہزار پانچ سو روپے ادا کئے اور ساتویں نے سات ہزار روپے ادا کئے اور انہوں نے پیسوں کے حساب سے شرکت کی تو اس صورت میں ساتویں آدمی کا حصہ ایک بٹہ سات سے کم رہ گیا اور باقیوں کا ساتویں سے زیادہ ہوگیا، لہٰذا کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

گائے وغیرہ میں اگر ایک سے زیادہ حصے کئے جائیں تو اس میں یہ ضروری ہے کہ جتنے شریک ہوں ہر ایک کی نیت قربانی کی ہو، گوشت کی نیت نہ ہو، کیونکہ اگر قربانی کے جانور میں کوئی ایسا شخص شریک ہوگیا جس کی نیت قربانی کی نہیں تھی تو ان میں سے کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی، البتہ اگر کسی نے عقیقہ کے لئے ایک دو حصے لئے ہوں تو درست ہے کیونکہ عقیقہ میں بھی اللہ ہی کے لئے خون بہایا جاتا ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ ایک گائے میں ایک ہی آدمی مختلف قسم کے حصہ کرلے، مثلاً ایک حصہ اپنی طرف سے کرلیا، باقی چھ حصہ دوسرے مرحومین کی طرف سے کرلے اور یہ بھی درست ہے کہ دوسرا کوئی اپنے کسی مرحوم کی طرف سے حصہ ڈال دے۔

نوٹ: مشترک قربانی کرنے میں بعض مسائل ایسے ہیں کہ جن میں قربانی میں نیابت کے مسائل کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے، آگے قربانی میں نیابت کے مسائل کا ذکر آرہا ہے لہٰذا ان مسائل کو بھی مشترک قربانی کی صورت میں ملحوظ رکھیں۔

قربانی میں نیابت اور وکالت:

قربانی میں نیابت بھی جائز ہے، یعنی جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے، اگر اس کی اجازت یا اس کے کہنے سے کسی دوسرے شخص نے اس کی طرف سے قربانی کردی تو یہ جائز ہے، مثلاً بیوی نے شوہر سے کہہ دیا یا والدین نے بیٹے سے کہہ دیا کہ ہماری طرف سے قربانی کردو، اسی طرح اگر کوئی آدمی موجود نہ ہو مثلاً ملک سے باہر ہو اور وہ خط لکھ کر یا فون پر کسی کو اپنے لئے قربانی کرنے کا وکیل بنادے تو وہ اس کی طرف

سے قربانی کرسکتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی کا اپنے کسی قرابت دار کی طرف سے قربانی کرنے کا معمول اور عادت ہو، اور اس نے اسے بتائے بغیر اس کی طرف سے قربانی کردی، تو یہ قربانی بھی اس کی طرف سے درست ہوجائے گی، مثلاً کسی کا اپنی والدہ کی طرف سے یا بیوی یا اولاد کی طرف سے قربانی کرنے کا معمول ہے اور اس نے ان سے اجازت لئے بغیر ان کی طرف سے قربانی کردی تو درست ہے۔

اگر کوئی ایک شخص کسی دوسرے شخص کی یا اپنے کسی رشتہ دار کی واجب قربانی اس کی طرف سے اپنے پیسوں سے کرنا چاہتا ہے، مثلاً ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی یا بہن یا بھتیجے کی قربانی اپنے پیسوں سے کررہا ہے تو ایسی صورت میں ان کی طرف سے قربانی صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اس نے قربانی کرنے کے لئے کہا ہو یا اجازت دی ہو، یا قربانی کرنے والا اس جانور کا، یا اگر حصہ لیا ہے تو اس حصہ کا کسی بھی معتبر طریقہ سے اس دوسرے کو مالک بنادے، لہٰذا اگر ایسا کئے بغیر اس کی طرف سے قربانی کردی اور اس کی طرف سے قربانی کرنے کا معمول بھی نہیں ہے تو اس کی طرف سے یہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اور دیگر حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی، (احسن الفتاویٰ، امداد المفتیین) لہٰذا ان سب صورتوں میں اگر قربانی کے دن باقی ہیں تو دوبارہ قربانی کرنی ہوگی اور اگر قربانی کے دن گزر گئے ہیں تو ایک درمیانی بکری کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔

اور اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دوسرے کی طرف سے پورا جانور خرید کرلے آیا مثلاً بکرا لے آیا یا پوری گائے خریدلی اور خریدنے کے بعد اس کو بتادیا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کے لئے جانور لے آیا ہوں اور اس نے اجازت دیدی تو اس صورت میں صرف اجازت دینا کافی نہیں ہوگا، بلکہ اس کی طرف سے قربانی درست ہونے کے لئے ضروری ہوگا کہ اب وہ کسی بھی طریقہ سے اس جانور کا اس کو مالک بنائے، یا تو اس کو فروخت کردے یا پھر اس کو گفٹ کردے اور اس کا قبضہ بھی کروادے، تب یہ جانور اس کی طرف سے ہوگا۔ اور اگر کسی کی طرف سے گائے میں پتی کروادی اور پھر اس کو بتادیا کہ میں نے آپ کی طرف سے پتی کروادی ہے، اور اس نے اجازت دیدی تو پھر اس صورت میں قربانی درست ہوجائے گی۔

یہ سب مسائل واجب قربانی سے متعلق تھے،

اگر کوئی کسی کی طرف سے نفل قربانی کرتا ہے جیسا کہ کسی کے والدین پر قربانی واجب نہیں لیکن وہ ان کی طرف سے نفلی قربانی کرتا ہے تو یہ بھی درست ہے اور اس میں ان کی طرف سے اجازت بھی ضروری نہیں ہے۔

مرحومین کی طرف سے قربانی کرنے کا طریقہ:

اگر کوئی اپنے مرحوم کی طرف سے نفلی قربانی کرنا چاہتا ہے، جیسا کہ آجکل لوگ اپنے والدین کی طرف سے یا کسی بزرگ کی طرف سے کرتے ہیں تو اس قربانی کے گوشت کا حکم عام قربانی کے گوشت کی طرح ہوگا۔ اس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی ایک پورا جانور اپنے مرحوم کی طرف سے قربان کرے یا کسی بڑے جانور میں ایک حصہ اپنا رکھے اور ایک یا اس سے زائد حصے مرحومین کی طرف سے رکھے، اور یہ بھی درست ہے کہ کوئی دوسرا شخص اپنے کسی مرحوم کی طرف سے دوسرے کے جانور میں کوئی حصہ رکھے۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس مرحوم کی طرف سے قربانی کرنے کے لئے بڑے جانور میں حصہ لیا ہے، اس حصہ میں وہ نیت تو اپنی طرف سے قربانی کی کرے اور ثواب مرحوم کو بخش دے۔

اسی طرح اگر کوئی گائے وغیرہ میں ایک حصہ اس نیت سے لیتا ہے کہ یہ بہت سارے لوگوں کی طرف سے ہوجائے، مثلاً تمام صحابہ اور بزرگوں کی طرف سے قربانی کرتا ہے تو اس کا بھی طریقہ یہ ہے کہ وہ نیت تو اپنی طرف سے قربانی کی کرے اور اس کا ثواب ان سب حضرات کو بخش دے۔

کن جانوروں کی قربانی کی جاسکتی ہے

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی کی قربانی ہوسکتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اگرچہ کتنا زیادہ قیمتی ہو اور کھانے میں جس قدر بھی مرغوب ہو، لہٰذا ہرن کی قربانی نہیں ہوسکتی، اسی طرح دوسرے حلال جنگلی جانور قربانی میں ذبح نہیں کئے جاسکتے۔

مختلف الجنس جانوروں کے ملاپ سے جو بچہ پیدا ہو تو وہ ماں کے تابع ہے، پس اگر ماں کی جنس قربانی کے جانوروں میں سے ہے تو اس کی قربانی درست ہے، جیسا کہ نر ہرن اور بکری کے ملاپ سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کی قربانی درست ہے۔

قربانی کے جانور کی عمریں:

گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر کم از کم دو سال اور اونٹ اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال اور باقی جانوروں کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر بھیڑ یا دنبہ سال بھر سے کم کا ہو لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی قربانی بھی ہوسکتی ہے بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو۔

اگر جانور کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہئے:

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش

کیا جاتا ہے اس لئے بہت عمدہ، موٹا تازہ، صحیح سالم، عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ، کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا پچھلا حصہ یا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی قربانی کریں جس کا کان چیرا ہوا ہو، یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔ (الترمذی)

خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بلکہ افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسے جانور کی قربانی کی ہے جیسا کہ مسند احمد کی درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی (کا ارادہ) فرمایا تو دو عمدہ فربہ سینگوں والے سیاہ وسفیدی مائل رنگ کے خصی دنبے خریدے۔“

وہ چند عیوب کہ جن کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی:

لنگڑے جانور کی قربانی جائز نہیں، یعنی وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، اس طرح کہ وہ جانور تین پاؤں پر چلتا ہو اور اپنا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا، یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا تو اس کی قربانی درست نہیں، اگر چاروں پاؤں پر چلتا ہے لیکن پاؤں میں کچھ لنگ ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

جس جانور کے کھر نہ ہوں لیکن اس کو چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو اس کی قربانی بھی درست ہے۔

جو جانور بالکل اندھا ہو یا بالکل کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو اس کی قربانی درست نہیں، لیکن جانور اگر صرف بھینگا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

کسی جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں تو اس کی قربانی درست نہیں، اسی طرح جس جانور کا ایک کان تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا اس کے کان میں کوئی سوراخ یا چیرہ ہو اور وہ اتنا بڑا ہو کہ وہ تہائی کان سے زیادہ ہو تو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اور اگر دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی ہو سکتی ہے۔ (عالمگیری)

جس جانور کی دم کٹ گئی ہو یا اس کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو، اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

ایسا بیمار جانور جس کا مرض ظاہر ہو، یعنی ایسا دبلا، مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جانور اتنا لاغر ہو کہ قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں سے نہ جا سکے تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے ہیں یا گھس گئے ہیں، اور کچھ باقی ہیں، لیکن وہ گھاس کھا سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر گھاس نہیں کھا سکتا تو درست نہیں۔ (ردالمحتار، بدائع، احسن الفتاویٰ)

جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں لیکن عمر اتنی ہو چکی ہے جتنی عمر قربانی کے جانور کی ہونی لازمی ہے تو اس کی قربانی درست ہے اور اگر سینگ نکل آئے تھے اور ان میں سے ایک یا دونوں کچھ ٹوٹ گئے یا صرف سینگ کا خول اتر گیا ہو تو ان کی قربانی ہو سکتی ہے ہاں اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (شامی، احسن الفتاویٰ)

جس جانور کے جسم پر زخم ہو، جیسے بعض جانوروں کو علاج کے طور پر لوہے سے داغ دیا جاتا ہے یا پیٹھ پر مارنے سے زخم بن گیا ہو، تو اگر زخم یا داغ سے صرف کھال متاثر ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی عضو میں زخم ہو کر کیڑے پڑ جائیں، اور اس کی وجہ سے وہ اس قدر دبلا ہو جائے کہ اس کی ہڈی میں مغز نہ رہے تو اس کی قربانی جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

اگر جانور پاگل ہے اور اس کا پاگل پن اتنا زیادہ ہے کہ وہ اس کی وجہ سے کچھ کھاتا پیتا نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اس کا پاگل پن اس کے کھانے پینے میں رکاوٹ نہیں بنتا تو اس کی قربانی جائز ہے۔

اگر گائے، اونٹنی یا بھینس کا ایک تھن خراب ہو گیا ہو یا سرے سے موجود ہی نہ ہو تو اس کی قربانی درست ہے، البتہ اگر دو تھن خراب ہو گئے ہوں یا موجود نہ ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں، اور بکری کا ایک بھی تھن اگر خراب ہو یا موجود ہی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

اگر مادہ جانور کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہو گئی، اگر وہ بچہ زندہ ہے تو اس کو بھی ذبح کر دیں۔

نوٹ: اوپر ذکر کردہ مسائل سے معلوم ہوا کہ بعض عیب ایسے ہیں جن کے ہوتے ہوئے بھی قربانی درست ہو جاتی ہے، لیکن پھر بھی افضل یہ ہے کہ جانور ہر قسم کے ظاہری عیب سے پاک ہونا چاہئے۔

اگر جانور ظاہری طور پر عیب سے پاک تھا، لیکن قربانی کے بعد گوشت خراب نکلا یا کوئی اندرونی بیماری یا عیب کا پتہ چلا تو قربانی درست ہو گئی۔ (مرقاۃ، مبسوط)

اگر قربانی کے لئے جانور کو گراتے وقت کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔

اگر قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا، جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے، ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہیں تھی تو اس کی قربانی کر دیں۔ (عالمگیری) ☆☆

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے
عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

- ☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔
- ☆...... یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- ☆...... تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- ☆...... اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- ☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- ☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- ☆...... چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- ☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- ☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- ☆...... افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔
اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486، 061-4583486
اکاؤنٹ نمبر: 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
021-32780337, 021-34234476, Fax:021-32780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ